رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۱۷۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

چندہ سالانہ ہندوستان میں تین روپے ہندوستان سے باہر ساڑھے تین روپے

دنیا کے مذاہب پر نظر اور اہل مذاہب کا تشحیذ الاذہان

(یعنی)

ریویو آف ریلیجنز اردو رسالہ

ایڈیٹر:- قاضی محمد ظہور الدین اکمل

مصدقہ طلباء اور غیر احمدیوں سے اڑھائی روپے

جلد ۲۸ | جون ۱۹۲۹ء مطابق ذی الحجہ ۱۳۴۷ھ | نمبر ۶

فہرست مضامین

یورپ میں اُمم اسلامیہ اور عورت ۲۰۱ - ۲۲۳
غیر مذاہب کے بارے میں آنحضرتؐ کی تعلیم ۲۲۳ - ۲۳۲
توحید باری تعالیٰ کے متعلق آنحضرت صلعم کی تعلیم ۲۳۲ - ۲۴۰

جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی
ماخوذ

مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے چھاپ کر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے لئے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چند ضروری و مفید رسالے

معارف القرآن ۸/ - براہین العقائد ۸/ - الاستخلاف ۴/ - کمالات احمدیہ ۶/
مقصد مذہب ۳/ - التشریح الصحیح ۶/ - پیغام حق ۲/ مباحثہ سرگودہ ۶/ مجمع البحرین (اردو) ۴/
اسلام کی اندرونی تصویر ۰/ } اسلامی قادر مطلق خدا اور آرین سرو شکتیمان } ۳/ بانی آریہ سماج کے اقوال میں تناقض } بطلان مسئلہ قدامت روح و مادہ دلائل عقلیہ و نقلیہ ۰/
مسیح موعودؑ و امت محمدیہ ۱۰/ سنو بیچہ گائے اور ہندوؤں کے وید شاستر ۲/ آریہ سماجی اور گاندھی جی ۰/
شبیعہ سوراج اور اسکے واقعات قابل اندراج ۱/ - چند کار آمد حوالے ۲/ اول ۱/ کفارہ ۱/ - انجمن تائید اسلام
کے رسالہ کا جواب ۰/ عالمگیر مذہب (ہیچ معیار) ۰/

صدر انجمن احمدیہ اخبارات

۱۔ احمدیہ گزٹ:۔	نظارتوں کی رپورٹیں اعلانات	ماہوار	عہ/ سالانہ
۲۔ الفضل	حضرت امام کے کلمات طیبات تقاریر خطبات جمعہ شائع کرتا ہے۔ ہفتہ میں دو بار		شے/ سالانہ
”	اس کا خاتم النبیین نمبر خدا کے فضل سے نکل چکا ہے قیمت پرچہ ۶ سے ۰۰ آنہ تک ۴/		فی پرچہ ۴/
۳۔ ریویو آف ریلیجنز اردو۔	تائید احمدیت یعنی اسلام پر علمی مضامین	ماہوار	سے/ سالانہ
۴۔ ”	انگریزی:۔ لنڈن سے نکلتا ہے	”	لعہ/ ”
۵۔ سن رائز:۔	نوجوانوں کو اسلام پر مضبوط رکھنے کے لئے	پندرہ روزہ	عا/ سالانہ عہ طلباء سے
۶۔ مصباح:۔	خواتین سلسلہ احمدیہ کا اخبار مہینے میں دو بار		عا/ سالانہ

نقشہ اجرت اشتہارات

ریویو آف ریلیجنز اردو } یہ کئی لاکھ کی احمدی جماعت کا واحد ماہوار رسالہ ہے اور اسکو نہایت ذوق شوق سے پڑھا جاتا ہے اور اسکے فائل مجلد محفوظ رکھے جاتے ہیں

اشتہار دینے والوں کے لئے بہترین موقع ہے۔ ضمیمہ ۲ صفحے ۱۲/ سینکڑہ کے حساب سے تقسیم ہوگا اور اجرت بینڈبل ہے

سالانہ	ایک صفحہ	۴۰ روپے	نصف صفحہ	۲۳ روپے
چھ ماہ	”	۲۳ ”	”	۱۲ ”
تین ماہ	”	۱۲ ”	”	۷ ”

فی اشاعت ایک صفحہ ۴ چار روپے۔ نصف صفحہ ۲ روپے۔ فی سطر ۴/

(مینیجر ریویو اردو قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

یورپ میں امم اسلامیہ اور عورت

(دختران احمدیت سے خطاب)

{یہ وہ لیکچر ہے جو مکرمی شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے جلسہ سالانہ خواتین جماعت احمدیہ میں دیا۔ بلحاظ اپنے مطالب و اہمیت کے اس قابل ہے کہ رسالہ میں اسے محفوظ کر لیا جائے۔}

(ایڈیٹر)

میرا ہمیشہ سے یہ عقیدہ ہے کہ احمدیت کے مستقبل کا بہت بڑا انحصار عورتوں پر ہے میں نے اپنے چار سال پیشتر کے لیکچر میں بھی اسکی طرف اشارہ کیا تھا اور آج بھی میں اسے دوہرا کر آپکو بتانا چاہتا ہوں کہ احمدی خواتین کی ذمہ واری نہایت اہم اور عظیم الشان ہے بلکہ اگر میں کہوں کہ

سلسلہ کا شاندار مستقبل اسباب کے لحاظ سے تمھارے ہی ہاتھ میں ہے

تو یہ ایک حقیقت ہوگی

میں اسکی تشریح آگے چل کر کرونگا (انشاءاللہ تعالیٰ) ایسی حالت میں خود سمجھ سکتی ہو کہ تمھاری ذمہ واری کی وجہ سے تمھارا اپنا مقام کتنا اونچا ہے۔ اور اس عزت اور درجہ کو قائم رکھنے کے لئے تمھیں کس قدر جدوجہد کی ضرورت ہے۔

دختران احمدیت! میں نے اپنے اس سفر و سیاحت کو ہمیشہ احمدی مرد اور احمدی عورت کے نقطۂ خیال سے دیکھا ہے اور میں جہاں جہاں اور جس جس ملک و مقام پر گیا ہوں یہی امر میرے زیر نظر رہا چنانچہ آپنے میرے مشاہدات اخبار الفضل اور مصباح میں پڑھے ہونگے۔ اب میں آپکو بتانا چاہتا ہوں کہ یورپ میں عام طور پر عورت اور پھر مسلمان عورت کی کیا حالت ہے۔

یورپ کے مندرجہ ذیل ممالک میں مسلمانوں کی آبادی ہے۔ روس۔ پولینڈ۔ رومانیہ۔ بلغاریہ۔ ہرزیگونیا۔ بوسینیا۔ اسپانیہ۔ یورپی ترکی۔ یونان۔ اور اسکے علاوہ انگلستان۔ فرانس۔ ہالینڈ۔ اٹلی۔ جرمن۔ آسٹریا میں بھی بہت سے مسلمان آباد ہیں۔ اور انگلستان میں خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ عالیہ احمدیہ نے یورپ کے اسلامی مستقبل کی بنیاد رکھی ہے

انگلستان - فرانس - اٹلی - ہالینڈ میں جو مسلمان آباد ہیں ان میں بہت بڑا حصہ ان مسلمانوں کا ہے جو ان ممالک سے آکر عارضی یا مستقل طور پر رہتے ہیں جو ان حکومتوں کے ماتحت ہیں - اور پہلے ممالک (جنکا میں نے ذکر کیا ہے) میں مسلمان مستقل طور پر ان ممالک کے باشندوں اور حکومت کے حصہ داران کی حیثیت سے رہتے ہیں مگر یورپ کے ممالک میں مسلمان خواہ عارضی حیثیت سے رہتے ہوں یا اصلی باشندوں کے طور پر ان کی زندگی بالکل یوروپی زندگی ہے -

انکا لباس - انکا کھانا پینا انکے رہنے کا طریق مذہبی خصوصیات کو الگ کر کے بالکل وہی ہے جو دوسرے لوگوں کا ہے ایک شخص کو دیکھ کر یا ایک گھر میں جا کر آپ کو یہ تفرقہ کرنا مشکل ہوگا کہ تم ایک مسلمان کے گھر میں ہو یا کسی اور کے - تم ایک مسلمان سے بات کر رہے ہو یا کسی دوسرے مذہب کے ماننے والے سے - ہرزیگونیا - بوسینیا اور یوگوسلافیہ وغیرہ میں البتہ ایک مسلمان کو تم اسکی ترکی ٹوپی سے شناخت کر سکتے ہو - لیکن جب تم ترکی میں پہنچ جاؤ تو لباس سے مسلمان کی شناخت پھر مشکل ہو جائیگی - اسلئے کہ انہوں نے قومی لباس بدل کر اب یوروپی لباس اختیار کر لیا ہے اور ترکی ٹوپی کا پہننا جرم ہو گیا ہے - غرض یورپ کے ہر حصہ میں مسلمان آباد ہیں اور وہ یوروپی رنگ میں رنگین ہیں - جیسا کہ میں نے ابھی کہا ہے میں ان مسلمانوں کی حالت کے مختلف پہلوؤں پر بحث نہیں کرونگا اسلئے کہ وہ شاید آپکے مناسب حال نہیں آپکو صرف عورتوں کے نقطۂ خیال سے اسپر غور کرنا ہے پس میں یورپ کی عورت اور یورپ کی مسلمان عورت کو آپکے سامنے پیش کرونگا یورپ کے مسلمانوں کی زندگی کا عام طریق یورپ کے دوسرے باشندوں سے الگ نہیں اس لئے یورپ کی مسلمان عورت بھی یوروپین عورت سے مختلف نہیں ہے - یا اسکی زندگی میں یورپ کی عورت کے مقابلہ میں بہت ہی کم فرق ہے - تربیت اولاد - اصول خانہ داری اور طرز بود و ماند بالکل ایک ہی قسم کا ہے ٭

عورت کا مقام دنیا کی ترقی میں

اس میں شک نہیں کہ یورپ نے اس راز کو سمجھ لیا ہے کہ دنیا کی ترقی میں عورت مرد کی محض شریک نہیں بلکہ برابر کی حصہ دار ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ عورتوں کی تعلیم و تربیت اور انکو اپنی زندگی کی دوڑ میں مردوں کے برابر حصہ دیتا ہے اور یورپ کی عورت بھی اس تمدنی ترقی میں کسی صورت میں مرد سے پیچھے رہنا نہیں چاہتی بلکہ مقابلہ کی اس خواہش نے اب نوبت یہاں تک پہنچا دی ہے کہ عورتیں مردوں کو پیچھے ڈال دینا چاہتی ہیں - میں جب لنڈن میں تھا تو عورتوں کو پارلیمنٹ کے ممبروں کے لئے رائے دینے کے متعلق عمر کا سوال در پیش تھا عورتوں کو ۲۱ برس کی عمر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں رائے دینے کا حق نہ تھا مردوں کو تھا لیکن عورتوں نے شور مچایا اور اپنا حق پیش کیا کہ ہم کو بھی برابر کے حقوق ملنے چاہئیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ عورتیں کامیاب ہوگئیں۔ اس قاعدے کے پاس ہوجانے کے بعد اب رائے دینے والی عورتوں کی تعداد مردوں سے کئی لاکھ زیادہ ہوگئی ہے اور یہ خطرہ درپیش ہے کہ اگلی پارلیمنٹ شاید عورتوں ہی کی نہ ہوجائے یا مرد ممبر بہت ہی کم ہوں مساوات کے اس خیال اور جذبہ نے عورتوں میں حد سے زیادہ آزادی پیدا کردی ہے اور یورپ کا مدبّر اور مذہبی آدمی اس خطرہ کو محسوس کر رہا ہے۔ آزادی کی اس لہر کا اثر یورپ ہی تک محدود نہیں بلکہ جہاں جہاں یورپی قومیں حکمران ہیں وہاں بھی اس کا اثر پھیل رہا ہے اگر انکا سدِّباب نہ کیا گیا تو خطرناک حالات کے پیدا ہوجانے کا اندیشہ ہے +

چنانچہ اٹلی نے اس خطرہ کو سب سے اوّل محسوس کیا ہے اور اس نے اپنے ملک کی اصلاح کے لئے ایسے قوانین نافذ کرنے شروع کردیئے ہیں جن سے ان بیماریوں کا آسانی سے علاج ہوجاتا ہے جو مادر پدر آزادی سے پیدا ہوتی ہیں۔ یوروپین عورت کی آزادی کے خیال سے یا انکی آزادی کے حالات پڑھ کر طبعاً ہر عورت کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ ہم کو بھی اسی طرح آزاد ہونا چاہیئے۔ لیکن جب کوئی مرد اور کوئی عورت خالی الذہن ہوکر اسپر غور کریگی تو اسے معلوم ہوگا کہ یہ آزادی سراسر بربادی کا موجب ہے اور حقیقی آزادی اور خانہ آبادی اسی اصول پر عمل کرنے میں ہے جو قرآن کریم نے تعلیم کیا ہے

الرجال قوّامون علے النساء

خدا تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں کے لئے ادب آموز بنایا ہے اور عورت کی صحیح تربیت اور اسکی زندگی کا صحیح ضابطہ عمل مردوں کی رہنمائی اور مدد کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ مَیں نے یورپ کی آزادی کی اس طوفان افزا لہر کو دیکھا اور وہاں کے مختلف ذی علم مردوں اور عورتوں سے تنہائی میں گفتگو کی اور گھنٹوں اس سوال کے مختلف پہلوؤں پر تبادلہ خیالات کیا ہے اور آخر انہوں نے تسلیم کیا کہ

اس طوفان کی روک محض اسلامی تعلیم سے ممکن ہے

یوروپین عورت کی اس آزادی نے جو خطرناک نتائج پیدا کیئے ہیں اس نے عورت کی اصلی عزت اور رتبہ کو ٹھکرا دیا ہے اور ایک دردناک مصیبت ملک میں پیدا کردی ہے۔ شادی جو مرد و عورت کی بہشت کا پہلا درجہ ہے محض ایک کھیل ہوگیا ہے اور اس مقدّس معاہدہ کی بے حرمتی نے گھر کے عیش و آرام اور سکون کو برباد کردیا ہے۔ بعض اوقات مَیں نے دیکھا کہ آج گرجا سے شادی کرکے ایک جوڑا نکلا ہے اور کل طلاق کی عدالت میں علیحدگی کی درخواست گذر رہی ہے اور روز بروز طلاق کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واردامیں بڑھ رہی ہیں اس خرابی نے ایک اور بیماری پیدا کر دی ہے اور وہ یہ ہے کہ ملک میں ایسی عورتوں اور ایسے مردوں کی ایک جماعت ہو گئی ہے جو خانہ داری کی زندگی ہی کو نفرت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اسکے نتیجہ میں اخلاقی معیار بہت گر گیا ہے اور خودکشیوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ مَیں آزادی کی اس بڑھتی ہوئی بیماری کے اثرات کی تفصیل کے لئے کافی وقت نہیں پاتا، ورنہ میرے مضمون کا ۔۔۔ ۔۔۔ یہ موضوع ہے۔

پس مَیں یہ کہونگا کہ اگر یورپ کی آزادی کی ہم خواہش کریں تو اسکا نتیجہ وہی ہوگا جو یورپ میں ہوا کہ

خانہ داری اور معاشرت کا نظام درہم برہم ہو جائے گا

خدا تعالیٰ نے طبعی طور پر عورت اور مرد میں ایک مساوات رکھی ہے اور ایک فرق بھی رکھا ہے قرآن کریم نے اسکی طرف اس طرح پر اشارہ کیا ہے

وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ ۝ إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّىٰ

اس ذات کی قسم ہے جس نے مرد اور عورت کو پیدا کیا بے شک تمہاری کوششیں اور تمہارے اعمال جُدا جُدا ہیں۔ اور ایک دوسرے مقام پر حضرت مریم کی ماں کا ایک قول اللہ تعالیٰ نے نقل فرمایا لیس الذکر کالانثیٰ۔ عورت اور مرد برابر نہیں۔

یورپ نے اس نقطہ کو نہیں سمجھا اور وہ مساوات کا ایک اصل قائم کرکے اب دکھ اور مصیبت میں مبتلا ہے۔ عورت کی کمزوری ظاہر ہے طبعی طور پر بھی ہر مہینے میں چند روز نماز کے فرائض اس سے ساقط ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح ایام حمل اور ایام رضاعت کی کمزوریاں اسکے لاحق حال ہیں پھر مساوات کا کیا مطلب۔

عورت اور مرد کو جو ذہنی قوتیں دی گئی ہیں گو یورپ کے ڈاکٹروں میں اس پر بحث ہے کہ عورت میں بعض کم ہیں مگر مَیں اس علمی بحث کو چھوڑ کر کہتا ہوں کہ قدرت نے ان قوتوں کے عطا کرنے میں عورت اور مرد کے ساتھ یکساں برتاؤ کیا ہے۔ لیکن طبعی اختلاف کی وجہ سے جو عورت اور مرد کے فرائض میں ہے خدا تعالیٰ نے یہی پسند کیا کہ مرد عورتوں کے مؤدب ہوں اسی لئے اس نے فرمایا

الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ

پس آزادی کا سوال جہاں تک ہے وہ یہی ہے کہ عورتیں اپنی تعلیمی ترقی اور روحانی ترقی میں اور قوم اور ملک کی تعمیر میں وہی حقوق رکھتی ہیں جو مردوں کو حاصل ہیں اسی لئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اصل کی تعلیم میں صاف فرما دیا کہ ہر مسلمان مرد اور عورت کیلئے علم لازمی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جہاں تک تعلیم کا سوال ہے لڑکے اور لڑکی کی تعلیم میں کوئی فرق نہیں ہونا چاہیئے مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم کے لئے ایک ہی مقصد ہو عورت کی طبعی ذمہ داریاں خانہ داری - تربیت اولاد اور اہلی جنت کا پیدا کرنا ہے جو خاوند کی اطاعت اور اسکے ساتھ وفاداری اور اخلاص سے پیدا ہوتی ہے - اس لئے انکی تعلیم میں یہ اصول مدّ نظر رہنا چاہیئے ÷

یورپ نے یہ نہیں سوچا اور عورتوں اور مردوں کی تعلیم کو ایک ہی اصل - - - - پر ترقی دینے کی کوشش کی اور اب اسکے نتیجے کو بھگت رہا ہے - اٹلی نے اس خرابی کو دور کرنے کے لئے

اپنے ہاں کے نصاب تعلیم کو بھی تبدیل کر دیا ہے

اور عورتوں کے تعلیمی کورس میں سے ان چیزوں کو نکال دیا ہے جو انکی اہلی زندگی اور خانہ داری کی راہ میں ضروری نہیں ہیں - میں نے یہ بحث اس لئے کی ہے کہ یورپ کی آزادی مستورات کی لہر اب ہندوستان میں بھی رفتہ رفتہ اثر کر رہی ہے اور تعلیم یہ خیال پیدا کر رہی ہے اسلئے میں تمہیں اس لہر کے اثرات سے ڈراتا ہوں کہ ایک مسلمان اور احمدی خاتون کے دائرہ عمل میں یہ لہر مؤثر نہیں ہونی چاہیئے بلکہ اس کے فرائض میں یہ بات داخل ہے کہ

وہ اپنی ہم جنسوں کو اس بڑھتی ہوئی آزادی سے بچائے

آزادی اپنی ظاہری اور خیالی صورت میں بہت خوبصورت نظر آتی ہے مگر یاد رکھو کہ یہ خوبصورت بلا ہے جو اسکے پنجہ میں آجاتا ہے وہ ہلاک ہوجاتا ہے اگر یورپ کی آزادی کا خیال آئے تو اسکے ساتھ ہی اسکے خطرناک نتائج کو دیکھو اور انپر غور کرو ÷

کثیر التعداد عورتیں ہیں جنکے شوہروں کا پتہ نہیں کہ وہ کہاں گئے - کثیر التعداد بچے ہیں جنہوں نے اپنے باپ کی کبھی شکل نہیں دیکھی - کثیر التعداد عورتیں ہیں جو اپنے شوہر رکھتی ہیں اور انکو معلوم بھی ہے کہ وہ کہاں رہتے ہیں ایک ہی شہر میں رہتے ہیں مگر وہ گھر کی بہشتی زندگی سے محروم ہیں - اور طلاق کی عدالتوں کے جو نظارے ہیں وہ تو نہایت بھیانک اور دل کو ہلا دینے والے ہیں میں ان عدالتوں میں گیا ہوں اور گھنٹوں میں نے وہاں بیٹھ کر اس خوفناک زندگی کا مطالعہ کیا ہے میں سچ کہتا ہوں کہ اگر تم میں سے کوئی سنجیدہ اور سمجھ دار عورت اس نظارہ کو دیکھے تو وہ چیخ مار کر وہاں سے نکل آئے اور

دنیا میں یورپ کی آزادی مستورات کے خلاف شور مچاتی پھرے

کہ اس آزادی سے دنیا کو بچاؤ -

یہ تو انگلستان کا حال ہے یورپ کے دوسرے ملکوں کا حال بھی اس سے بہتر نہیں اور روس کی حالت تو نہایت ہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شرمناک ہے وہاں شادی کی کوئی حقیقت ہی باقی نہیں رہی۔ شادی صرف اس چیز کا نام سمجھا گیا ہے کہ ایک عورت اور مرد صرف جاکر کہدیں کہ ہم میاں بی بی کی حیثیت سے رہتے ہیں خواہ ایک ہفتہ کے بعد ہی وہ عورت یا مرد کسی دوسری عورت یا مرد کے ساتھ جاکر بیان دیدیں کہ اب ہم میاں بی بی نہیں۔ اس سے تم اندازہ کر لو کہ حالت بد سے بدتر ہو گئی ہے۔

پس یورپ تمھارے لئے نمونہ نہیں یورپ صرف ایک بات میں تمھارے لئے سبق ہو سکتا ہے کہ عورت تعلیمی میدان میں جسقدر ترقی کر رہی ہے تم اپنی علمی استعداد کے دائرہ کو بند کرو۔

تربیت اولاد عورت کے فرائض اور ذمہ واریوں میں سب سے بڑی چیز اولاد کی تربیت ہے اور کسی ملک۔ اور قوم کا مستقبل اس ملک کے بچوں کی تربیت پر موقوف ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہکر کہ جنت تمھاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے ـــ ماں کی عظمت اور عزت کے مقام کو ظاہر فرمایا ہے مگر اسکے ساتھ ہی ماں کی ذمہ واری کو بھی بڑھا دیا ہے اگر ماں بچے کی عمدہ تربیت نہیں کرتی - اور اسے ایک دیندار اور حقیقی مسلم کی شان سے نہیں اٹھاتی تو صاف ظاہر ہے کہ وہ ماں جو کلید جنت ہو سکتی تھی کلید دوزخ بن جائیگی اور وہ اپنی اولاد ہی کو نہیں بلکہ خود اپنے آپکو بھی دوزخ کی حقدار بنا دیگی - جہاں میں یورپ کی عورت کی خطرناک آزادی کی حقارت کرتا ہوں میں وہاں

یورپ کی ماں کی تعریف کرتا ہوں

یورپ کی ماں اپنے فرائض کو خوب سمجھتی ہے وہ اپنے بچے کی تربیت جس رنگ میں کرتی ہے وہ بے نظیر اور قابل عزت اور لائق اتباع ہے۔ تم یوروپی آزادی یوروپی عورت کے لباس اور اسکے رنگ ڈھنگ کو پسند کرنے کو تیار ہو جاتی ہو مگر اس میں جو خوبی ہے اسے اختیار نہیں کرتی ہو۔

یوروپی ماں اپنے بچے کی صحت اسکے نشوونما کے لئے غذا۔ لباس کی صحیح ضروریات اور اسکی ذہنی تربیت۔ اور تعلیم کی نگہداشت میں کمال کر دیتی ہے اور بچے کی قومی سیرت کے بنانے میں ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہتی ہے اور تم ہو کہ ان تمام باتوں کو چھوڑ کر

صرف اپنے بناؤ سنگار ہی کی فکر میں لگی رہتی ہو

اولاد کی قومی سیرت کے مفہوم کو بھی تم نہیں سمجھتی ہو - انگلستان کی ترقی اور اسکی عظمت میں جو ہاتھ کام کرتا ہے

وہ انگلستان کی ماں کا ہاتھ ہے

جس نے اپنے بچوں کی ایسی تربیت کی ہے کہ وہ اپنے ملک۔ اور قوم کے لئے ہر قسم کی قربانی کو آمادہ ہے اور یہی وجہ ہے کہ ایک چھوٹے سے جزیرہ میں رہنے والی قوم دنیا پر حکومت کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یورپ کا اخلاقی معیار چونکہ دوسرا ہے اسلئے ہم اپنے نقطۂ خیال سے انکے اخلاق کو نہیں دیکھ سکتے اور نہ وہ ہمارے لئے نمونہ ہو سکتا ہے۔ اس لئے یوروپی ماں اپنے بچے کے اخلاق کی تربیت میں وہ باتیں تو پیدا کر دیتی ہے جو وہاں کے معیار سے اخلاق ہوں اسلئے میں اخلاقی معیار کو الگ کر کے قومی تربیت کو مدِّ نظر رکھتا ہوں۔ اپنے ملک اور قوم کے ساتھ وفاداری اور اخلاص کا کامل ترین جذبہ اولاد میں پیدا کر دینا معمولی بات نہیں ہے مگر

یوروپی بچّے میں بچپن سے یہ جذبہ ترقی کرتا ہے

اس لحاظ سے ایک۔ احمدی ماں کا فرض اور ذمہ واری یہ ہے کہ وہ اپنے بچوں میں احمدیت کے لئے ایثار اور قربانی اور وفاداری کی صادق روح پیدا کرے اور یہی وجہ ہے جو میں کہتا ہوں کہ جہاں تک اسباب کا تعلق ہے احمدیت کا مستقبل احمدی خواتین کے ہاتھ میں ہے۔ اور اس کام کے لحاظ سے تمہاری ذمہ واری سب سے بڑی ہے۔ غرض یورپ کی عورت وہ مسلمان ہو یا عیسائی اپنے ملکی حالات کے لحاظ سے ایک ہی قسم کی زندگی بسر کرتی ہے۔ میں بلگریڈ میں ایک مسلمان پروفیسر سے ملنے کے لئے گیا۔ جو انگلستان میں بھی رہ چکا ہے (وہ ہمارے لنڈن کے بعض مبلغین چوہدری صاحب مفتی صاحب اور نیر صاحب سے بھی واقف ہے) میں اسکے مکان پر بیٹھا تھا کہ وہ اٹھ کر گیا اور اپنی بیوی کو مجھ سے ملانے کے لئے لے آیا۔ اور اسکا مجھ سے تعارف کرایا۔ اسکے کہنے کی چنداں ضرورت نہیں کہ وہ عورت اپنے ملکی لباس میں اور برہنہ سر تھی اس نے ہاتھ بڑھایا کہ میں مصافحہ کروں اور میں نے انکار کیا۔ اس خاتون اور اسکے شوہر پروفیسر کو بہت رنج ہوا۔ میری معذرت پر عورت تو کچھ خوش ہو گئی مگر پروفیسر صاحب کو خود بہت رنج ہوا اور قریباً ایک گھنٹہ تک مجھے اسکے ساتھ بحث کرنی پڑی۔ بحث ہی نہیں میں نے اسکو بڑی آزادی سے ملامت کی۔ آخر اس میں اسلام کا خون تھا اس نے ندامت محسوس کی اور پھر اظہار افسوس کیا مگر کہا کہ کیا کریں ہم مجبور ہیں یہ واقعہ میں نے اس لئے بیان کیا ہے کہ تمھیں معلوم ہو کہ یورپ کی مسلمان عورت کی حالت بھی کہاں سے کہاں پہنچی ہے ؛

ایک اور دکھ کی کہانی سُناتا ہوں بعض حصص میں میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ مسلمان عورتیں غیر مسلموں سے شادی کر لیتی ہیں اگرچہ وہاں کی مذہبی آزادی یا مذہب ہی سے آزادی انہیں مداخلت نہیں کرتی۔ غیر مسلم شوہر مسلم عورت کے مذہبی معاملات میں دست اندازی نہیں کرتا اور مسلم شوہر غیر مسلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عورت کے مذہب میں مداخلت نہیں کرتا مگر یہ دردناک طریق اس آزادی کا نتیجہ ہے اور قرآن کریم کی تعلیم سے بے خبری اور ناآشنائی سے پیدا ہوا ہے ؛

یہ تو ان مسلمانوں کی حالت ہے جو ان حکومتوں اور سلطنتوں میں رہتے ہیں جو انکی اپنی حکومتیں نہیں ہیں یعنی اسلامی حکومتیں نہیں۔ میں یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں کہ اگرچہ اسلامی حکومتیں نہیں ہیں مگر حکومت کی طرف سے انکے مذہب میں کسی قسم کی مداخلت نہیں کی جاتی اور یہی نہیں کہ مذہبی مداخلت نہیں کی جاتی بلکہ مذہب کی پابندی کے لئے انہیں ہر قسم کی آزادی کے ساتھ حکومت کی طرف سے مدد بھی دی جاتی ہے۔ مثلاً یوگوسلافیہ میں اگرچہ قانوناً کوئی شخص ایک سے زیادہ شادیاں نہیں کر سکتا۔ اور ایک وقت میں قانوناً اسے ایک ہی بیوی رکھنی پڑتی ہے لیکن مسلمانوں کو اجازت ہے کہ خود اپنے مذہب کے موافق ایک ہی وقت میں ایک سے زیادہ چار تک شادیاں کر لیں۔ مسلمانوں کے تمام مقدمات جو وراثت۔ نکاح اور طلاق وغیرہ کے ہوں وہ اپنی شریعت کے موافق فیصلہ کریں اور اس غرض کے لئے قاضی مقرر ہیں جن کو حکومت سے تنخواہ ملتی ہے۔ مسجدوں کی مرمت اور اصلاح اور انکی نگرانی کے لئے سرکاری خزانہ سے روپیہ دیا جاتا ہے اور امام مسجد اور مؤذن کی تنخواہ بھی حکومت دیتی ہے لیکن مسلمانوں کی یہ حالت ہے کہ باوجودیکہ حکومت کی طرف سے انکو ہر قسم کی آسانیاں حاصل ہیں مگر عملی حالت کمزور ہے۔ میں نے مسجدوں کو اکثر بند پایا اور بار بار جا کر دیکھا ایک مسجد کے امام کو میں نے ملامت کی تو اس نے ہنس کر ٹال دیا۔

یہ تو ان ملکوں کی حالت ہے جہاں حکومت مسلمانوں کی نہیں۔ اب میں تمہیں یورپ کے اس ملک کی حالت بتاتا ہوں جہاں مسلمانوں کی حکومت ہے اس سے میری مراد ترکی ہے۔ ترکی کا بہت بڑا حصہ ایشیاء میں ہے اور اب تو اس نے اپنا دار الخلافہ بھی ایشیا ہی میں تبدیل کر لیا ہے یعنی قسطنطنیہ سے اُٹھ کر انگورہ آگیا ہے۔ میں قسطنطنیہ گیا اور قدرتی طور پر مجھے اس اسلامی حکومت کے دیکھنے کا بہت شوق تھا۔ دُور سے شہر کی عمارات اور مسجدوں کے سربفلک گنبد و منار باہر سے آنے والے سیاح کے قلب پر ایک عجیب اثر پیدا کرتے ہیں لیکن جب میں ریل سے اُتر کر شہر میں داخل ہوا تو مجھے کہنا پڑا

مسلماناں در گور مسلمانی در کتاب

میں یہ جانتے ہوئے بھی کہ میں ایک اسلامی ملک میں ہوں اور اس شہر میں کھڑا ہوں جسکے فاتح کے متعلق ایک پیشگوئی تھی جو محمد فاتح قسطنطنیہ کے وجود میں پوری ہوئی۔ اپنے گرد وپیش کو دیکھ کر حیران ہوتا تھا کہ میں پیرس کے بازاروں میں پھرتا ہوں یا اسلامبول کے کوچوں میں۔ اگر مجھے یہ معلوم نہ ہوتا کہ میں اسلامبول

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں ہوں تو وہاں کی زندگی سے اسی نتیجہ پر پہنچا کہ میں

پیرس یا لنڈن کے بازاروں میں گھومتا ہوں

عورتوں کے متعلق جو تبدیلی اس شہر میں ہوئی ہے وہ نہایت افسوسناک اور قابلِ ماتم ہے۔ میں نے لنڈن سے قسطنطنیہ تک سفر کیا اور درمیان میں مختلف شہروں اور ملکوں میں اُترا اور پھرا ہوں مگر مجھے دیکھکر کمال تعجب ہُوا کہ اسلامبول (جو لنڈن اور پیرس سے بہت دُور ہے) نے فرانس اور لنڈن کا اتنا اثر قبول کر لیا ہے کہ درمیانی ملکوں میں نہیں ہے یوگوسلاویہ۔ بلغاریہ۔ جرمن اور آسٹریا کی عورتوں میں وہ تراش خراش لباس اور بالوں کے متعلق میں نے نہیں دیکھی جو یہاں آکر دیکھی۔ اور ابھی قانونی طور پر پردہ کے خلاف احکام نافذ ہوتے ہوئے بہت وقت نہیں گذرا۔ عورتیں بازاروں میں اس شرفی اور بے باکی سے پھرتی ہیں کہ مجھے تو اسلامی نقطۂ خیال سے بہت تکلیف ہوتی تھی۔

ترکوں کی موجودہ حکومت نے گویا قرآن مجید کے احکام اور تعلیم کو عمداً معطّل کر دینے کا عزم کر لیا ہے میراث کے قانون کو قرآن کریم کے خلاف بدل دیا ہے۔ قرآن کریم نے لڑکی اور لڑکے کے حصّہ میں ایک اور دو کی نسبت رکھی تھی مگر انہوں نے اپنے جدید ضابطہ میں برابر کر دیا ہے اسی طرح تعدادِ ازدواج کو قانوناً بند کر دیا ہے۔ مذہبی تعلیم کو بھی ایک دوسرے پہلو سے اڑا دینے کی کوشش کی ہے۔

ترکی خلافت اگرچہ ایک حکومت اور سلطنت تھی۔ اسے خلافت راشدہ حقّہ سے کوئی تعلّق نہ تھا مگر جب تک وہ باقی تھی اسلام کی ظاہری شکل اور صورت تو موجود تھی مگر اب وہ بھی رخصت ہو رہی ہے۔ مجھے اس سے ایک نقطہ معلوم ہُوا کہ

خلافت حقیقت میں ایک زندگی اور روح ہے

ترکی کا انقلاب اور وہاں کی یہ حالت میرے لئے ایک طرف افسوس کا موجب اور دوسری طرف خوشی کا سامان بھی پیدا کرتی تھی اسلئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کا یہ ایک نشان تھا اور اب ترکی کی مذہبی حالت میں یہ انقلاب ہم پیدا کریگا۔ اور ہم یورپ میں اسلام کو زندہ اور قائم رکھنے کے لئے پھر وہی سعی اور جان فشانی کرینگے وباللہ التوفیق۔

اسلامبول کی عورت عملی طور پر قرآن مجید کی تعلیم اور ہدایات سے جو عورتوں کے متعلق ہیں بالکل آزاد ہے اور مسلمان عورتیں کلبوں۔ تھیٹروں اور تماشوں میں آزادی سے شریک ہوتی اور ان میں ایکٹرسوں کی حیثیت سے حصّہ لیتی ہیں۔ میں اپنے ذاتی مشاہدات کا ذکر تفصیل سے نہیں کرتا مگر بطور امرِ واقعہ کے کہتا ہوں کہ عورت کی خوبصورتی اور اسکی عزّت اور عظمت کا راز اسکی عصمت ہے

مگر اسلامبول کی حالت بالکل دگرگوں ہے خدا تعالیٰ ترک مردوں اور ترک عورتوں پر رحم کرے اور حکومت کے ذمہ دار لوگوں کو ہدایت دے کہ قرآن مجید کی حکومت سے آزاد نہ ہوں کہ یہ بابرکت نہ ہوگا۔

مَیں اسلامبول یعنی قسطنطنیہ کے مختلف حصوں میں گیا اور مختلف لوگوں سے ملا۔ اور مَیں نے دُکھ کے ساتھ محسوس کیا کہ وہ شہر جو خلافت کا مرکز سمجھا جاتا تھا آج وہاں سے عملاً اسلام بھی رخصت ہو رہا ہے حکومت نے تو یہاں تک بھی کر دیا ہے کہ وہ اسلامی حکومت بھی کہلانا نہیں چاہتی۔ یہ دُکھ کی داستان طویل اور دردناک ہے مگر مَیں اسکی تفصیل میں نہیں جاتا۔ یہ ہے یوروپی مسلمان عورت کی حالت جو مَیں نے تمہارے سامنے پیش کی ہے۔

ان ملکوں میں جہاں مسلمان حکمران نہیں بلکہ عیسائی حکومتیں ہیں مسلمانوں کو حکومت کی طرف سے ہر قسم کی مذہبی آزادی حاصل ہے۔ حکومت انکی معاشرۃ اور انکے تمدن پر جہاں تک مذہب کا دخل ہے کسی قسم کی مداخلت نہیں کرتی مگر اس حکومت میں جو مسلمانوں کی حکومت ہے حکومت کی طرف سے یہ پابندیاں ہیں کہ کوئی عورت پردہ نہ کرے اور بالکل کھلے منہ باہر نکلے۔ مرد سر پر رُومی ٹوپی نہ پہنیں بلکہ انگریزی ٹوپی استعمال کریں۔ شادی کے قوانین مذہبی اصول پر وضع نہ ہوں بلکہ یوروپی طرق تمدن کے اصول پر ہوں وراثت کے قانون کو قرآن کریم کے موافق نہیں بلکہ ترکی کے نئے ضابطۂ دیوانی کے ماتحت کر دیا جائے اسی طرح مذہبی مدارس پر بھی بعض پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں۔ ان تمام باتوں نے ملکر واقعات اور نتائج کے لحاظ سے جو صورت پیدا کی ہے وہ قابل افسوس ہے۔

اب مَیں ہر ایک احمدی خاتون سے پوچھتا ہوں کہ کیا اسلامی تعلیم کو زندہ رکھنے کے لئے ان ملکوں کے متعلق تمہارا کوئی فرض نہیں ہے؟ یقیناً ہر احمدی خاتون یہ کہے گی کہ اسکی بڑی بھاری ذمہ واری احیاء و بقاء اسلام کے لئے ہے۔ خدا تعالیٰ نے احمدی سلسلہ کو اسی لئے قائم کیا ہے کہ وہ اکناف عالم میں اسلام کو پھیلائے اور مسلمانوں میں اسلام کی عملی روح کو پیدا کرے۔

دُنیا میں سوسائٹی کا وجود عورت سے شروع ہوتا ہے اگر صرف مرد ہی دنیا میں ہوتا یا عورت ہی ہوتی تو سوسائٹی کا وجود نہ ہوتا۔ ایک نفس واحد ہوتا۔ قرآن مجید سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مرد اور عورت کو اسی لئے خلق کیا کہ دُنیا میں انسانی سلسلہ بڑھے اور پھیلے۔ اور مرد اور عورت جس طرح اس تکوین کے لئے شریک اور ذمہ دار ہیں اسی طرح سوسائٹی کی تعمیر اور اصلاح کے لئے بھی انکی ذمہ واریاں یکساں ہیں گو انکی نوعیت بدل جاتی ہو۔

یورپ میں دو قسم کی مشکلات ہیں ایک طرف وہاں کے تمدنی حالات اس قسم کے ہوچکے ہیں کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ مذہب کے ساتھ بعض صورتوں میں اسکی ٹکر ہوتی ہے اور سچ تو یہ ہے کہ نفس مذہب کا مقابلہ یورپ میں نہیں بلکہ ایک قسم کا تمدن کا مقابلہ ہے دوسری طرف جو مسلمان وہاں آباد ہیں وہ اس اثر کے نیچے آکر عملی اسلام سے دور جا پڑے ہیں اور تیسری مصیبت یہ ہے کہ جو مسلمان یہاں سے جاتے ہیں وہ بھی اسی رَو میں بہ جاتے ہیں اور ان تینوں چیزوں نے ملکر

اشاعت اسلام کے کام میں مشکلات اور روکیں پیدا کردی ہیں

لیکن ان مشکلات سے ڈر کر ہم اشاعت اسلام کے کام کو چھوڑ نہیں سکتے۔ بلکہ اسکے لئے ضرورت ہے کہ ہم پہلے سے زیادہ محنت اور سرگرمی کے ساتھ اپنے کام کو جاری رکھیں اور اسے ترقی دیں۔ اور اس مقصد کیلئے ہمیں ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔

میں نے شروع میں کہا ہے کہ یورپ کی عورت اب مردوں کے ساتھ ترقی کے میدان میں برابر دَوڑ رہی ہے بلکہ وہ اس کوشش میں ہے کہ مرد کو پیچھے چھوڑ دے۔ مَیں اس جذبہ کی قدر کرتا ہوں لیکن میں تمہیں مردوں کے ساتھ جس دَوڑ کا مشورہ دیتا ہوں وہ مردوں کے مقابلہ نوکریاں حاصل کرنے کا نہیں مَردوں کے مقابلہ میں قانون سازی کی کونسلوں میں مقابلہ کا نہیں۔ گھوڑا دَوڑانے میں شرط لگانے کا نہیں۔ تھیئٹروں اور سنماؤں میں کمالات دکھانے کا نہیں بلکہ ایک ایسی دَوڑ دَوڑنے کا ہے جسکے لئے خود خدا تعالیٰ نے فاستبقوا الخیرات کا حکم دیا ہے۔ یعنے نیکی کے کاموں میں مقابلہ کرو۔ بے شک تمہیں حق ہے اور تمہیں سزاوار ہے کہ اگر احمدی مرد لنڈن میں ایک مشن قائم کرتے ہیں تو تم اٹلی۔ آسٹریا۔ جرمن وغیرہ مختلف ممالک میں اپنی طرف سے مشن قائم کرو۔ اور انکو چلاؤ۔ برلن میں مسجد بنانے کے لئے جو کوشش اور قربانی تم نے کی تھی اس نے دُنیا کو ہلا دیا تھا اور احمدی خواتین کی عزت اور عظمت کو بہت بلند مقام دیا تھا۔ اب بھی تم چاہو تو ہندوستان کے باہر کے سارے مشنوں کو تم اپنے اور صرف اپنے خرچ سے چلا سکتی ہو۔ مت سمجھو کہ مَیں یہ تمہیں محض خوش کرنے یا صرف جوش دلانے کے لئے ایسا کہہ رہا ہوں مَیں اس قسم کی باتوں کا عادی نہیں مَیں واقعات پر بحث کرنیوالا ہوں مَیں ابھی تم کو بتاؤنگا کہ کس طرح ممکن ہے؟

مَیں نے شروع میں کہا ہے کہ اعمال اسلامی میں عورت اور مرد کے حقوق میں مساوات ہے اور جو اجر ایک نیک عمل کا مرد کو ملتا ہے وہی عورت کو۔ اور یہ بھی تم جانتی ہو کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے عورت کو اپنے مال اور جائداد کا الگ مالک قرار دیا ہے۔ اور اسکو اپنی جائداد اور اپنے مال پر کلی اختیار ہے جہاں چاہے اور جس طرح چاہے خرچ کرے۔ اسکے باپ [illegible] کے شوہر بھائی

اور بیٹے کو حق نہیں کہ مداخلت کرے - پھر اگر وہ اس مالی آزادی کی قدر نہ کرے تو کسقدر افسوس ہوگا۔

میں نے یورپ میں رہ کر وہاں تبلیغ اسلام کے سوال کو غور سے سوچا ہے اور گھنٹوں نہیں دنوں ہفتوں اور مہینوں مختلف پہلوؤں پر بحث کی ہے - اور ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ اگر یورپ کی عورت کو اس طرف متوجہ کر سکیں تو اشاعت کے کام میں بہت آسانی ہوگی۔

میں اگر غلطی نہیں کرتا - تو جن ایام میں میں لنڈن میں مقیم تھا مولانا درد نے لجنہ اماء اللہ کو ایک خط اس بارہ میں لکھا تھا اور اس میں اس مسئلہ پر کسی قدر تفصیل سے بحث کی تھی مگر مجھے افسوس ہے کہ میری موجودگی تک تو لجنہ کی طرف سے کوئی جواب نہیں دیا گیا اب میں تمام احمدی خواتین کے سامنے اس سوال کو رکھتا ہوں اور اپنے خیالات کا اظہار بھی کرتا ہوں اگر احمدی خواتین میرے خیالات سے متفق ہوں تو پھر وہ اس پر باقاعدہ عمل کرنے کے لئے قدم اٹھائیں اور حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور ایک عملی تجویز پیش کریں - اشاعت سلسلہ کی ہر تجویز اور ہر بات کو حضرت خلیفۃ المسیح نہایت عزت اور پیار سے دیکھتے ہیں خواہ وہ کسی کے منہ سے نکلے - میں واقعات اور حالات کے مشاہدہ کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اگر احمدی خواتین نے اس کو اپنے ہاتھ میں لے لیا تو انشاء اللہ العزیز

ایک دو سال کے اندر ہی یورپ کی کایا پلٹ جائیگی

یہ یاد رکھو کہ یورپ کا مستقبل اسلام میں ہے یقیناً یورپ اسلام کا حلقہ بگوش ہوگا یہ تو ایک اٹل بات ہے لیکن اسوقت کو قریب کرنا یہ ہماری محنت توجہ اور قربانی پر موقوف ہے - اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ احمدی خواتین کس طرح اس کام کو اپنے ہاتھ میں لے سکتی ہیں؟

یہ تو ظاہر ہے کہ احمدی خواتین میں سے ایک بھی اس قابل نہیں کہ وہ یورپ میں ایک مشنری عورت کے فرائض انجام دے - لازماً یہ کام مردوں کو ہی کرنا ہے - یورپ کی مذہبی حالت لامذہبی سے تبدیل ہو چکی ہے عیسائی مذہب کی حیثیت وہاں ایک قومیت کے رنگ میں رہ گئی ہے ورنہ مذہب کے لحاظ سے اسے شکست فاش ہو چکی ہے یورپ کا بہت بڑا حصہ مذہب سے بے پرواہ اور دست بردار ہو چکا ہے*

میں نے بتایا ہے - کہ یورپ میں عورت کی آزادی نے اخلاقی طور پر خطرناک نتائج پیدا کر دیئے ہیں لیکن میں اسکے ساتھ ہی یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ یورپ میں عورت اپنی ہم جنس عورتوں کے لئے جو کام کر رہی ہے وہ بے نظیر ہے یورپ کا کوئی شہر اور کوئی حصہ ایسا نہیں ہے جہاں عورتیں انکی بھلائی اور بہتری کے لئے کام نہ کر رہی ہوں اور آئندہ نسلوں کی تعلیم و تربیت کا کام کلیۃً عورتوں کے ہاتھ میں ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یتیم خانے۔ پاگل خانے اور مختلف امراض کے شفاخانوں میں سب سے زیادہ ہاتھ عورت ہی کا ہے۔

ڈاکٹر برنارڈو کا ایک گاؤں ہے جہاں لڑکوں اور لڑکیوں کی تربیت کا انتظام کیا گیا ہے یہ ایک قسم کا یتیم خانہ ہے۔ جب میں اسکے دیکھنے کے لئے گیا تو اس میں تیرہ ہزار لڑکے اور لڑکیاں تھے جو ہر عمر کے تھے۔ ان سب کی تربیت کے لئے صرف عورتوں کی ایک فوج کام کرتی تھی ایک مرد کا بھی اس میں ہاتھ نہ تھا اور وہ اس شفقت اور محبت سے ان بچوں کی تعلیم و تربیت میں مصروف ہیں کہ حقیقی ماؤں سے کم نہیں معلوم ہوتی تھیں۔ مَیں نے اس بستی میں کسی بچے کے رونے کی آواز نہیں سنی۔ اور تمام بچوں کو خوش و خورم پایا۔ اور کسی کو نکما اور بیکار نہیں دیکھا۔ حتیٰ کہ ناقص الخلقت لڑکیوں کے لئے بھی کام پیدا کیا گیا ہے اور انکو سوسائٹی کا ناقص فرد نہیں بلکہ کارآمد فرد بنالیا گیا ہے۔ یہ ایک مثال ہے بیسیوں سوسائٹیاں اور کمیٹیاں عورتوں اور بچوں کی فلاح کے لئے بنی ہوئی ہیں اور عورتیں انکو چلا رہی ہیں۔

یورپ کی مذہبی دنیا میں عورت مرد سے زیادہ مذہب پرست واقع ہوئی ہے مَیں نے مختلف گرجوں اور مختلف مذہبی سوسائٹیوں میں جاکر مشاہدہ کیا کہ نوے فیصدی عورتیں اور دس فیصدی مرد موجود تھے۔ مذہب کی اشاعت کے لئے عورتوں میں جو جوش ہے وہ بھی قابل رشک ہے مَیں نے اسّی برس کی ایک بڑھیا کو دیکھا کہ وہ ہفتہ میں دو مرتبہ ہائیڈ پارک میں وعظ کرنے آتی تھی وہ کسی گرجا کی مشنری عورت نہ تھی بلکہ محض اپنی خوشی اور عقیدت دلی سے یہ کام کرتی تھی اسکے ساتھ اسکا پوتا بارہ تیرہ برس کا ہوتا تھا بارش ہو۔ برف باری ہو۔ کُہر ہو کچھ ہو وہ اپنے مقررہ دنوں میں ضرور آتی اور ایک بجلی کا چھوٹا لیمپ اسکے ہاتھ میں ہوتا اور وہ نہایت جوش سے عیسویت کا وعظ کرتی۔ ایک نہیں سینکڑوں ہزاروں ایسی عورتیں ہیں باوجود اسکے کہ ان لوگوں میں مذہبی عقیدت باقی نہیں رہی لیکن پھر بھی مذہب کی اشاعت کے لئے کروڑوں اور اربوں روپیہ پانی کی طرح بہا دیتے ہیں۔ مَیں نے نہیں دیکھا کہ کوئی دولتمند مرد یا عورت مرتا ہو اور اسکی وصیت میں ہسپتالوں۔ گرجوں اور پادریوں کے لئے وصیت کی بڑی بڑی رقمیں نہ ہوں ہر شخص اپنی وصیت اپنی ہوش و حواس اور تندرستی کی حالت میں پہلے سے تیار کرکے رکھدیتا ہے اور کسی قسم کا جھگڑا اسکی وفات کے بعد عام طور پر پیدا نہیں ہوتا۔ غرض خیرات اور صدقات کے ہزاروں کام یہ مرد اور عورتیں کرتی ہیں مگر اسکے لئے ایک باقاعدہ نظام ہے یہ نہیں کہ اندھا دھند خیرات کرتی جاتی ہوں *

ان حالات کے بیان کے بعد میں اب آپکو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپکی ذمہ داری کیا ہے؟ یاد رکھو کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کسی مرد یا عورت کی ذمّہ واری اس کام یا منصب کے لحاظ سے ہوتی ہے جو اسکے سپرد ہوتا ہے جسقدر کوئی کام بڑا ہو یا جسقدر ضرورت اہم ہو اسی قدر ذمّہ واری ہو جائیگی۔ پھر ذمّہ واریاں دو قسم کی ہوتی ہیں ایک شخصی یا ذاتی دوسری قومی۔ احمدی خواتین کی ذمّہ واری کے سوال پر جب ہم غور کریں گے تو ہم کو یہی دیکھنا ہوگا کہ اسکی ذاتی ذمّہ واری کیا ہے اور قومی ذمّہ واری کیا؟

ہر ایک احمدی مرد یا عورت کی ذمہ واری اسکے دائرہ عمل کے لحاظ سے بہت بڑی ذمہ واری ہے اس نے عہد کیا ہے کہ مَیں دین کو دُنیا پر مقدّم کرونگا یا کرونگی یہ کوئی معمولی عہد نہیں اور اسکے عمل کا دائرہ چھوٹا نہیں۔ تم میں سے ہر ایک اپنے نفس میں غور کرے کہ کہاں تک دین کو دُنیا پر مقدّم کرنیکا اثر مجھ میں پایا جاتا ہے۔ اگر ہماری زندگی کے ہر شعبہ میں دین دنیا پر مقدّم ہو جائے تو پھر ہمارا چلنا پھرنا کھانا پینا سونا جاگنا سب کچھ ہی دین بن جاتا ہے *

شخصی یا نفسی ذمّہ واروں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے سب سے پہلا درجہ دیا ہے اور فرمایا لنفسك علیك حق یعنی تیرے نفس کا تجھ پر حق ہے۔ انسانی نفس یا انسان جسم اور رُوح کا مرکب ہے اسلئے اس حق کی بھی دو صورتیں ہیں اوّل جسمانی صحت اور دوم اخلاقی اور روحانی ترقی۔ پس ہر مرد یا ہر عورت کا سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اپنی صحت کا خیال رکھے۔ حفظ صحت سے وہ تمام تدابیر مراد ہیں جو تندرستی کو قائم رکھنے کے لئے عمل میں لائی جاتی ہیں خواہ وہ اپنے جسم کے متعلّق ہوں۔ ۔۔ یا مکان یا شہر یا غذا یا ہوا یا عادات کے متعلق۔ قرآن کریم میں اور احادیث نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم میں حفظ صحت کے تمام اصولوں پر بحث کی گئی ہے اور یوُرپ آج جس بات پر بڑی تحقیقات اور غور و خوض کے بعد پہنچا ہے نبی کریم صلی اللہ وسلّم وہ آج سے قریباً ساڑھے تیرہ سو برس پیشتر تعلیم کر چکے ہیں مگر افسوس تو یہ ہے کہ یوُرپ باوجودیکہ وہ مسلمان نہیں ان ضروری ہدایات پر عمل کرتا ہے مگر ہم مسلمان کہلا کر ان ہدایات کو چھوڑ بیٹھے ہیں اور اگر اب کوئی اختیار کرتا ہے تو اسے یورپ کے اتباع میں نہ کہ قرآن کریم کے اتباع میں۔ پس پہلی اور ضروری بات ہے

کہ یورپ ہمارا معلم نہ ہو بلکہ ہم یورپ کے اُستاد بنیں

مَیں اسوقت حفظ صحت کے اصولوں پر کوئی تقریر نہیں کر رہا ہوں اسلئے مختصر طور پر اتنا ہی کہونگا کہ بقائے نفس کے لئے ضرورت ہے کہ ان ہدایات قرآنی پر عمل کریں جو قیام صحت اور تندرستی کے لئے ضروری ہیں۔ مثلاً صفائی کے لئے قرآن مجید ہدایت کرتا ہے کہ انسان ہر قسم کی گندگی اور پلیدی سے پاک رہے اور کسی قسم کا گند نہ رہنے دے۔ اس ایک تعلیم میں جسم کی صفائی مکان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی صفائی - کپڑوں کی صفائی - عادات کی اصلاح سب آجاتی ہیں - حقیقت میں ظاہری صفائی کا دماغ اور عقل اخلاق اور رُوح پر بھی بہت بڑا اثر پڑتا ہے اسی واسطے قرآن مجید فرماتا ہے

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَہِّرِیْنَ

یعنی اللہ تعالیٰ توّاب اور متطہّرین کو دوست رکھتا ہے متطہر کا لفظ ہر قسم کی ظاہر اور باطنی صفائی پر حاوی ہے اس لئے متطہر لوگ جو خدا تعالیٰ کی محبّت کے مستحق ہو سکتے ہیں وہی لوگ مراد ہیں جو اپنے ظاہر و باطن کو ہر قسم کی غلاظت اور عیب سے پاک رکھیں اس سے صاف سبق ملتا ہے کہ اپنے جسم - کپڑوں - مکانوں - برتنوں - زیورات - کتابوں - صندوقوں - الماریوں - برتنوں کے پیندے وغیرہ سب صاف رکھو اور ہوا اور پانی کو ہر قسم کے فاسد مادوں اور اجزا سے پاک صاف رکھنے کی کوشش کرو - اور مناسب ورزش اور شغل اختیار کرو تاکہ تمام ردی اور فاسد فضلات بدن سے خارج ہوتے رہیں غور کرو قدرت نے خود ہر قسم کے گند کو دُور کرنے کا قدرتی سامان کیا ہے - پیشاب - پاخانہ - پسینہ یہ سب ایسی چیزیں ہیں جو گندی ہیں اور مختلف قسم کی زہریں اور فاسد مادے جسم سے انکے ذریعہ دُور ہو جاتے ہیں یہ کیا عجیب فعل ہے خدا تعالیٰ نے یہ تعلیم دی ہے کہ یہ قدرتی نظام تم کو ہر وقت بتاتا ہے کہ صفائی کو مقدم رکھو مگر ہم ہیں کہ ان امور کی جو صفائی کے لئے ضروری ہیں پروا نہیں کرتے - میں خود اپنے گھر کو جانتا ہوں تم میں سے ہر ایک اپنے گھر کی حالت سے باخبر ہے اور جس قدر کوشش اسکے متعلق ہوتی ہے وہ سب کو معلوم ہے - اسی طرح سے کھانے کے متعلق اور لباس کے متعلق ہم غلطیاں کرتے ہیں -

مجھے افسوس ہے کہ قرآن مجید نے لباس کی غرض گرمی سردی سے بچانا اور پوری ستر پوشی رکھا بیان کی ہے مگر اب صرف مقصد زینت رہ گیا ہے زینت کو خدا تعالیٰ نے حرام نہیں کیا عورتوں کے لئے زینت ایک ضروری چیز ہے مگر اسے قرآن مجید نے محدود بھی کر دیا ہے کہ انکی زینت کے اظہار کا محل انکے شوہر ہیں یا بعض دوسرے محرم مگر اب اس زینت کے چھپانے کے لئے جس قسم کے برقعہ کا رواج بڑھتا جاتا ہے وہ زینت پوش نہیں بلکہ وہ بجائے خود ایک زینت کی چیز بن گیا ہے میں نہایت ادب سے اور نہایت محبّت اور اخلاص سے احمدی خواتین سے اپیل کرونگا کہ وہ اپنی ذمہ واری کو سمجھیں انہوں نے دنیا کی عورتوں سے اسلامی تعلیم پر عمل کرانا ہے اور خصوصاً یورپ میں اگر وہ خود کوئی بہتر نمونہ پیدا نہ کرینگی تو یورپ کی آزاد عورت کو اپنی قرآنی تعلیم کے آگے جھکا نہیں سکینگی -

یورپ کی عورتوں میں لباس کے متعلق یہ اصول قرآنی تو کام کرتا ہے کہ وہ اسے سردی یا گرمی سے بچانے کے لئے کام دے اور اپنے ملک کے حالات کے لحاظ سے اسکا ایک خاص طریق قطع بھی ہو سکتا ہے اگرچہ

وہ کتر بیونت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب دن بدن یہ مقصد وہاں بہت بڑی حد تک فوت ہو رہا ہے اور اصل مقصد اظہار زینت و حسن ہو گیا ہے مگر یہاں ہندوستان اور خصوصاً احمدی عورت اگر اپنے ملک کے حالات کو جو آب و ہوا نے پیدا کر دیئے ہیں اس لباس کے فیشن کا اتباع کرے تو غلطی ہوگی۔ مَیں یہ نہیں کہتا کہ اس یا اس فیشن کا لباس حرام ہے اسلئے کہ قرآن مجید نے کوئی خاص طریق لباس کے قطع کرنے کا نہیں بتایا کہ کُرتہ اس قسم کا ہو یا پاجامہ ایسا ہو مگر ہم کو خود دیکھ لینا چاہیئے کہ ہمارے لباس کا مقصد کیا ہے؟ اور بلا ضرورت یورپ کے فیشن کی اتباع سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ اس طرح پر اہل یورپ یہ سمجھتے ہیں کہ ان لوگوں کے ہاں اپنا لباس بھی نہیں۔

ایک مرتبہ مجھے ایک نہایت قابل اور لائق عورت سے ملنے کا اتفاق ہُوا۔ یہ عورت تھیاسوفیکل سوسائٹی کی ممبر اور بہت بڑی تعلیم یافتہ عورت ہے اکثر مجھے ملنے کے لئے آتی۔ اسکے ساتھ کی ایک عورت کو تو خدا تعالیٰ نے اسلام کی ہدایت کر دی اور میرے ساتھ ایک عرصہ تک گفتگو کرتے رہنے کے بعد وہ مسلمان ہو گئی اور اب ایک مخلص احمدی ہے مگر یہ عورت جسکا مَیں ذکر کر رہا ہوں اپنے علم پر نازاں رہی۔ اس نے مسئلہ لباس پر مجھ سے گفتگو شروع کی۔ اور خود میرے اور اپنے لباس کو لے کر اس نے مجھ سے پوچھنا شروع کیا کہ تم انگریزی لباس کیوں نہیں پہنتے میری اس سے بہت دیر تک لباس کے مختلف پہلوؤں پر گفتگو ہوئی۔ ایک بات جو مَیں نے اسکو کہی وہ یہ تھی کہ تم کیا سمجھتی ہو کہ مَیں افریقہ کے جنگلوں میں سے آگیا ہوں جہاں لوگ ننگے رہتے ہیں۔ مَیں اپنی قوم اور ملک میں ایک لباس رکھتا ہوں اور اس لباس سے اصل غرض پوری ہوتی ہے پھر کیا ضرورت ہے کہ مَیں تمہارے لباس کی بلا ضرورت تقلید کروں مجھے تمہارے لباس سے ضد اور تعصّب نہیں ایک انگریز جب مسلمان ہوگا مَیں اسے کہونگا کہ تم اپنا ملکی لباس اپنی ضروریات کے لحاظ سے پہن سکتے ہو مگر مجھے اسکے اختیار کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور لباس کا ایک اثر ہوتا ہے جو اندر ہی اندر انسان کے اخلاق پر بھی اثر ڈالتا ہے اور جس ملک یا قوم کا لباس اختیار کرو اسکے عادات اور اطوار کو اختیار کرنے کے لئے بھی ضرورت محسوس ہوتی ہے مجھے اس خاتون نے کہا کہ

اگر اس عقیدہ کے ایک سو آدمی یہاں آجائیں تو وہ انگلستان پر اپنا تمدنی اثر ڈالدیں

اسی لباس کے سلسلہ میں تم سوچو مثلاً ہندوستانی جوتا ہے یہ اس ملک کے لحاظ سے بڑا آرام دہ اور خوبصورت بھی ہوتا ہے یورپ کی حالت اور ہے وہاں ہمیشہ سردی ہوتی ہے اور انگلستان میں عموماً بارش ہوتی اور زمین مرطوب رہتی ہے یہاں وہ حالت نہیں پس اونچی ایڑی کی جوتیاں انگلستان کی عورتوں کو تو اسلئے ضروری ہیں کہ وہ بیمار نہ ہو جائیں۔ یہاں اسکی عام طور پر کیا ضرورت ہے مَیں دیکھتا ہوں کہ اکثر عورتوں کو اسے پہن کر چلنا بھی مشکل ہوتا ہے مگر ایک فیشن اور عزّت یا امارت کا نشان سمجھ کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر ایک پہننے کی کوشش کرتی ہے حالانکہ اگر وہ دیسی جوتا پہنیں۔ تو آرام سے بھی رہیں خرچ بھی کم ہو۔ میں سچ کہتا ہوں اور دعویٰ سے کہتا ہوں تم اسے آزما کر دیکھ لو کہ اگر تم جو یہاں بیٹھی ہوئی ہو۔ اور یہ اونچی ایڑی کی ولایتی جوتیاں پہنتی ہو۔ ایک سال تک دیسی جوتے پہنیں۔ اور اپنی انگریزی جوتیوں کی قیمت سلسلہ کی اشاعت کے لئے دیدیں کہ

لنڈن مشن کے اخراجات تمہاری جوتیوں سے چل جائیں

اوسط درجہ ایسی جوتی کی قیمت اگر آٹھ روپیہ بھی ہو اور سال بھر میں ہماری دو ہزار بہنیں بھی ایک جوتا استعمال کرتی ہوں تو ایک سو پونڈ ماہوار کا خرچ ہے اور جماعت پر کسی قسم کے نئے بوجھ کے بغیر احمدی خواتین ایک مشن قائم کر سکتی ہیں۔

یہ بات توضمناً آگئی۔ میرا مقصد یہ ہے کہ ان تمام امور میں آپ احتیاط کریں اسی طرح میں نے اپنے چار سال پہلے کے لیکچر میں بھی یہ بات کہی تھی کہ یورپ کے فیشن کے خیال کو چھوڑ دو۔ اب یورپ میں گھوم کر اور وہاں کی عورتوں اور مردوں سے گفتگو کرنے کے بعد میں آپکو حقیقت بتاتا ہوں کہ یورپ خود ان تکلفات سے تنگ آرہا ہے ان تکلفات نے وہاں کی سوسائٹی کو گھن کی طرح اندر ہی اندر کمزور کر دیا ہے اور عنقریب جلد ایک حیرت انگیز انقلاب ہو جائیگا۔ سب سے پہلے اٹلی نے قدم بڑھایا ہے اس نے عورتوں کے لباس کے متعلق احکام جاری کر دیئے ہیں بالوں کے کٹوانے کے متعلق بھی ہدایات دی جا چکی ہیں ناچ گھر بند کر دیئے گئے ہیں اور رات کے جسقدر کلب جاری ہو رہے تھے انکو بھی بند کر دیا ہے انکی تعلیم کا نصاب بدل کر خانہ داری اور تربیت اولاد اور طب اہلی اور بعض خانگی خدمتوں تک اسے محدود کر دیا ہے تاکہ عورت اپنے دائرہ عمل میں سوسائٹی کے لئے مفید ہو وہ ایک سعادتمند بیٹی۔ فرمانبردار اور وفادار بیوی اور سلیقہ شعار اور شفیق ماں بن سکے۔

پھر نفس کے بقا کے متعلق حفظ صحت کی تدابیر کے ساتھ ذاتی طور پر ہر شخص کے عقاید صحیح ہوں اور ان عقاید کے موافق اعمال ہوں۔ اسکے متعلق مجھ کو تشریح کرنے کی ضرورت نہیں خدا کا شکر ہے کہ ہم احمدی ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہم کو عقاید صحیحہ کی روشنی ملی۔ آپکے اسوہ حسنہ نے اعمال صالحہ کی حقیقت ہمارے سامنے رکھدی ہے پس اسکے متعلق اتنا ہی کہدینا کافی ہے کہ جو اعمال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کر کے دکھائے اور جس طرح پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپکے خلفاء نے اب کر کے دکھایا ہے اسی طرح انکو بجا لانا چاہیئے۔ اسکے بعد ذاتی اصلاح کے لئے اخلاق فاضلہ کی ضرورت ہے۔ اور برے اخلاق سے بچنا۔ اخلاق کی فہرست لمبی ہے انسان کے ہر عضو کے متعلق جدا جدا کام ہیں اور ان اعضاء سے خدا کی رضا اور دوسروں کی بھلائی کے کام کرنا بھی اخلاق فاضلہ میں داخل ہے۔ مثلاً زبان ہے اس کا کام بولنا ہے لیکن اگر تم اپنی زبان کو سچ بولنے اور جس سچائی کو قبول کیا ہے اسکی اشاعت خدا کی حمد اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پڑھنے میں صرف کرو تو یہ اخلاق کی عمدگی ہوگی اسی طرح سے آنکھ کے متعلق ۔ کان کے متعلق بہت سی باتیں ہیں یہ انسان کی اپنی ذمہ واری اپنے متعلق ہے ۔ پھر اس کا تعلق دوسروں سے شروع ہوتا ہے اور عورت تو سوسائٹی کی ماں ہے قرآن مجید نے دوسروں کے حقوق کے متعلق ایک بڑی لطیف بات فرمائی ہے صلہ رحمی کی ہدایت کی عورت کے ذریعہ بہن بھائی ۔ اور دوسرے تمام رشتہ دار پیدا ہوجاتے ہیں ۔ پس انکے متعلق تمہاری ذمہ واریاں آتی ہیں ذوی القربیٰ کے حقوق کی حفاظت کے متعلق ہیں ۔ اب میں اس آخری اور اہم ذمہ واری کا اظہار کرنا چاہتا ہوں

وہ سلسلہ کے لئے ہماری ذمہ واری ہے

اور یہی وہ ذمہ واری ہے جسکو بیعت کے وقت ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کرونگا یا کرونگی کے الفاظ میں اپنے ذمہ لیا ہے ۔ اس ذمہ واری کے قبول کرنے کے بعد ہمارا سب سے پہلا فرض یہ ہوجاتا ہے کہ جہاں سلسلہ کے وقار و عزت سلسلہ کی ضرورت کا سوال ہو وہاں سلسلہ ہی ہر چیز سے مقدم ہو مثلاً اگر احمدی ہوجانے کے بعد کسی کا باپ بھائی ۔ بیٹا یا کوئی اور رشتہ دار یا شوہر سلسلہ میں داخل نہیں یا دشمن ہے تو جہاں تک اخلاق اور مروت کا سوال ہے ہم ان رشتہ داروں سے مروت کرینگے اور ان سے سلوک کرنے میں مضائقہ نہیں کرینگے لیکن کبھی اور کسی حال میں انکو اس قسم کی جرأت نہ دلائینگے کہ

وہ سلسلہ کی یا سلسلہ کے امام کی کسی طرح بھی ہتک کر سکیں

کوئی حکم انکا جو سلسلہ کے خلاف ہو ہم کو اسکی تعمیل نہیں کرنی ہوگی بلکہ اس سے بیزاری اور نفرت کا اظہار کرنا ہوگا ۔ اگر ہمارے اندر یہ غیرت اور یہ حمیت سلسلے کے لئے پیدا نہیں ہوتی تو

ہمیں اپنے ایمان کا فکر کرنا چاہیئے

دنیا کی کوئی چیز ۔ اگر ہمیں محبوب ہو تو سلسلہ کے لئے اور اگر ناپسند ہو تو سلسلہ کے لئے ۔ یہی حقیقت الحب للہ والبغض للہ کی ہے ۔ یاد رکھو جب تک تم سلسلہ کے لئے اپنے باپ بھائی بیٹے بیٹی اور دوسرے رشتہ داروں اور اموال کو قربان کر دینا آسان نہیں سمجھتی ہو اسوقت تک وہ برکات وہ فضل اور فتوحات ہم کو نہیں دیئے جاتے جو

قربانی کے بعد ملتے ہیں

پس پھر سن لو کہ ہم اپنے رشتہ داروں ہی سے نہیں بلکہ تمام دنیا کے ساتھ ہر قسم کی نیکی اور سلوک کر سکتے ہیں ۔ لیکن سلسلہ حقہ کے خلاف نہ کوئی بات سن سکتے ہیں اور نہ مان سکتے ہیں اس اصل کو مضبوط پکڑ لو اور کسی تکلیف اور کسی نقصان کو اسکے مقابلہ میں وقعت نہ دو ۔ جب تک یہ روح تمہارے اندر پیدا نہ ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت میں وہ قوّت وہ طاقت پیدا نہیں ہو سکتی جسکی ضرورت ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد رسالت میں عورتوں نے اپنے ایمان کا ثبوت جن قربانیوں سے دیا ہے تمہارے لئے وہ موقعہ خدا نے نہیں آنے دیا۔ ہماری کمزوریوں پر رحم فرما کر آسانیاں پیدا کر دی ہیں۔

مَیں بے محل یہ بات نہیں کر رہا ہوں کہ تمہاری رُوح ایک قوّت پیدا کریگی۔ یہ حقیقت ہے دیکھو! تم ہی ہو جو اپنی اولاد کے اندر سلسلہ کے لئے ایثار اور قربانی کا مادّہ پیدا کر سکتی ہو تم ہی ہو جو اپنی بھائیوں کو تیار کر سکتی ہو تم ہی ہو جو اپنے بیٹوں کو سلسلے کے وفادار اور جان نثار فرزند بنا سکتی ہو۔ مَیں نے بار بار یہ کہا ہے کہ

احمدیت کا شاندار مستقبل تمہارے ہاتھ میں ہے

یہ خیالی بات نہیں خوش کن تصوّر نہیں یہ ایک حقیقت اور امر واقعہ ہے مَیں نے انگلستان کی تعمیر کے متعلق بتایا ہے کہ انگلستان کی عظمت کا راز انگریزی عورت کے دست تربیت میں چھپا ہوا ہے وہ اپنے بچّہ کو ملک اور شاہ پر قربان کرنے کے لئے پیدا کرتی ہے۔ جب وہ اپنے ملک کے لئے جان دیتا ہے تو وہ خوش ہوتی ہے مَیں نے لنڈن میں ایسے بہت سے موقعوں پر غور سے مطالعہ کیا ہر سال ۱۱ نومبر کو یوم صلح منانے کی تقریب پر جان نثاران ملک کے یادگاری منارے پر ایک اجتماع ہوتا ہے۔ مَیں نے اس میں بوڑھی ماؤں کو اپنے مرنے والے بیٹوں کے تمغے لگائے ہوئے شان اور فخر سے آتے دیکھا اور جب بعض سے پوچھا کہ تم کو آج کا دن بہت تکلیف دیتا ہوگا تو مجھے جواب دیا کہ

اگر سارے ہی بچّے ملک کے لئے مارے جاتے تو بھی غم نہ ہوتا بلکہ خوشی اور فخر ہوتا

تم اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر پوچھو تم میں کتنی ہیں جو اپنے شوہروں۔ بھائیوں اور بیٹوں کو سلسلے کے لئے قربان کرنے کے واسطے آمادہ ہیں؟

دُخترانِ احمدیت! تم نے ایک طرف خالد۔ ضرار۔ ابو عبیدہ جیسے جری بچّے پیدا کرتے ہیں۔ دوسری طرف جنید۔ شبلی اور بایزید بسطامی۔ امام اعظم اور مالک اور شافعی جیسے امام اسلام اور سلسلہ کو دیئے ہیں تمہاری ذمّہ واری سب سے بڑی اور نہایت نازک ہے۔ اس لئے میرا یہ کہنا فضول نہیں کہ

احمدیّت کا مستقبل تمہارے ہاتھ میں ہے

تم نے اپنی اولاد ہی کی قربانی نہیں کرنی ہے بلکہ تم نے اپنے شوہروں اپنے بھائیوں اور اپنے باپوں کے اندر بھی احمدیت کیلئے وہ رنگ پیدا کرنا ہے جسکے لئے وہ ہر قسم کی قربانی سلسلہ کے لئے آسان سمجھیں اور گھر میں انہیں راحت ہو۔ اگر تم انہیں اپنی ضروریات کو کم کر کے سلسلہ کی مالی خدمات کے لئے نہیں اُبھارتی ہو اور اپنے مطالبات کے مقابلہ میں سلسلہ کے مطالبات کو اہمیت نہیں دیتی ہو اور ان سے چشم پوشی کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باقاعدگی کیلئے اسی طرح مواخذہ نہیں کرتی ہو جس طرح اپنی روزمرہ کی ضروریات کیلئے تو یہ رُوح پیدا نہیں ہوگی۔ اور اسکے لئے تم خدا کے حضور جوابدہ ہوگی۔

میں نے یورپ کی عورت کا نقشہ تمہارے سامنے رکھا ہے اور تمہیں بتایا ہے کہ یورپ کی ماں اپنی اولاد کو کس طرح پر اُٹھاتی ہے اور اسکی تربیت اسے کیا بناتی ہے۔ اس کہنے سے میں یورپ کو تمہارے لئے اُسوہ نہیں بنانا چاہتا یہ تو میں نے اسلئے بیان کیا کہ مجھ سے چاہا گیا کہ میں اپنے سفر یورپ کے بعد آپ کے سامنے وہاں کی مثالیں رکھ کر تمہاری ذمہ واری سے تمہیں آگاہ کروں۔ اولاد میں اس قسم کے ایثار کی رُوح تو اسلامی تعلیم کا نتیجہ ہے۔ کونسا دنیا میں عمدہ سے عمدہ کام ہے جسکی تعلیم قرآن کریم میں موجود نہیں۔ اور اسلام کے قرن اوّل میں اسلامی ماؤں اور اسلامی بیویوں کے کارنامے آج بھی تاریخ اسلام کا زرّین باب ہیں تمہیں بحیثیت عورت یہ کیا کم فخر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے اوّل ایمان لانیوالی ایک عورت تھی ہاں سب سے پہلی ایک بیوی تھی جس نے اشاعت اسلام کے لئے (جسکا کام خدا تعالیٰ نے اسکے شوہر کے سپرد کیا تھا "صلی اللہ علیہ وسلم") اپنا تمام زر و مال قربان کر دیا۔ ہاں وہ بھی عورت ہی تھی جسکے بیٹے کی سب سے پہلی لاش تھی جو سولی پر لٹکائی گئی۔ تاریخ اسلام میں عورتوں کا درجہ بہت بلند ہے۔ اور تو اور میں جب مکہ معظمہ میں تھا تو میں صفا اور مروہ کی پہاڑیوں پر سعی کرتے وقت اور گھنٹوں بیت اللہ میں بیٹھے ہوئے سوچا کرتا کہ یہ سب کچھ ایک عورت کے روحانی جذبات کی بلند پروازی کا نتیجہ ہے۔ مکہ معظمہ جو کچھ بھی آج ہے یہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کی سعی اور توجہ سے پیدا ہوا۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود بھی ہاجرہ ہی کے سلسلہ میں ظاہر ہوا۔ غرض عورت کا اسلام اور اشاعت اسلام میں بہت بڑا مقام ہے اور اسلام میں آئندہ انقلاب جو احمدیت کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے مقدر کیا ہے

اس میں بھی تمہاری سعی اور کوشش کو بہت بڑا دخل ہے

تم نے مجھ سے چاہا کہ میں یورپ کے حالات بیان کروں اور تمہاری ذمہ واریوں کو تم پر آشکار کروں اسلئے میں تمہیں یورپ کی عورت کے وہ خواص پیدا کرنے کی تحریک کرتا ہوں جو وہ اپنے ملک اور قوم کے لئے اپنی اولاد کی بہترین تربیت سے پیدا کرتی ہے میں تمہیں اس آزادی سے ڈراتا ہوں جو یورپ کی عورت نے اختیار کرلی ہے اور جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اخلاقی رو ٹوٹ کر بداخلاقی کا طوفان پیدا ہو رہا ہے۔ میں تمہیں توجہ دلاتا ہوں کہ یورپ کی عورت کی طرح مستعد اور ہر وقت کسی نہ کسی کام میں مشغول رہو۔ مگر میں تمہیں ڈراتا ہوں کہ یورپ کی عورت کی طرح اپنی مصروفیت اور محنت کا معاوضہ مختلف قسم کے تعیّشات سے حاصل کرنے سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈرتی رہو۔

یورپ کی عورت کی طرح تم علم دوست ہو کہ ہر مسلمان بی بی پر علم کا پڑھنا ضروری ہے مگر یورپ کی عورت کی طرح اپنا وقت ناول خوانی اور لغو قصوں میں ضائع نہ کرو۔ میں تمہیں مشورہ دونگا کہ یورپ کی عورت کی طرح تم اپنی ہم جنسوں کی بھلائی کے لئے اپنے امروں کو خرچ کرنا سیکھو۔ بے شک تم یورپ کی عورت کی طرح صفائی پسند ہو اور اپنے لباس اپنے گھروں۔ برتنوں ہر چیز کو صاف رکھو مگر میں تمہیں ڈراتا ہوں کہ تمہارا رجحان یورپ کی عورت کی طرح زینت نمائی کا نہ ہو جائے اور یہ مرض اب یہاں تک یورپ میں بڑھ گیا ہے کہ وہ راستہ میں جاتی ہوئی بھی کھڑی ہو کر شیشہ نکال کر پوڈر لگانا ضروری سمجھتی ہے اور چند منٹ کے بعد دیکھتی رہتی ہے۔

تم یورپ کو مسلمہ عورت کی صورت میں فتح کرنے کا عزم کرو۔ یورپ کے فیشن کے سیلاب میں بہنے نہ لگو کہ یہ ان گندی موریوں کی طرف لے جاتا ہے جدھر سوائے ہلاکت کے اور کچھ نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے لجنہ اماء اللہ قائم کر کے بتا دیا ہے کہ سلسلہ تم کو تمہارے پورے حقوق دینا چاہتا ہے۔ تمہاری تعلیم میں پوری دلچسپی لی جاتی ہے تمہارے جائز اور شرعی حقوق کی حفاظت کا انتظام ہے ایسی صورت میں سلسلہ کا بھی تم سے آخر کوئی مطالبہ ہے۔ یاد رکھو کہ جماعت افراد کا مجموعہ ہے اگر وہ سب افراد اپنی اپنی جگہ اس سلسلہ کے قیام اور قوام کی کوشش نہ کریں اور اپنے اعمال و افعال کی اصلاح کر کے اسکی عظمت اور وقار کو قائم نہ رکھیں تو وہ جماعت کمزور ہو جاتی ہے پھر جس طرح افراد پر موت کا اثر ہوتا ہے رفتہ رفتہ قوموں اور حکومتوں پر بھی اسکا طبعی اثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ پس سب سے اوّل ہماری یہ ذمہ واری ہے کہ ہمارا قول یا فعل ایسا نہ ہو جو جماعت کے لئے موجب ضعف ہو۔ عورتیں چاہیں تو سلسلہ کی تمام خصوصیت کو شدّت سے قائم رکھ سکتی ہیں خصوصاً غیر احمدیوں کو لڑکیاں دینے کا سوال ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خصوصیت کے ساتھ اس سے منع کیا ہے پس آج کے بعد ہر عورت اپنے اس عہد کو مضبوط کرے کہ وہ

ہرگز ہرگز اپنی لڑکی کسی غیر احمدی کو نہ دینے دیگی

اور لڑکیوں کے دلوں میں بھی یہ بات بطور عقیدہ کے راسخ کر دیں۔ اسی طرح عورتوں کے ذریعہ سے ہی چندوں کی باقاعدگی اور سلسلہ کی مالی مشکلات دُور ہو سکتی ہیں وہ اپنے شوہروں سے ان مطالبات کو اٹھا دیں جنکے بغیر گذارہ ہو سکتا ہے اور سلسلہ کیلئے انکو اس روپیہ کے خرچ کرنے پر زور دیں۔ سادہ زندگی اختیار کرو کہ تکلفات کی زندگی سے کوئی خاص فائدہ نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر اس اتحاد کی قدر کرو جو خدا تعالیٰ نے ایک امام کے ذریعہ قائم کیا ہے جہاں جماعت کے اتحاد کا سوال ہو ہر قسم کی اغراض اور خواہشوں کو قربان کردو۔ کوئی ایسی بات تمہاری زبان سے نہ نکلے جس سے فتنہ پیدا ہو۔ تمہارے کان کوئی ایسی بات نہ سنیں جو فتنہ کی ہو۔ تمہارے ہاتھ اور پاؤں اس کی ہمدردی نہ کریں جو فتنہ کی بات کرتا ہو۔ سلسلہ کے لئے تمہیں ایسی غیرت ہو جیسی تم کو اپنی عزّت اور ناموس کیلئے ہے نہیں نہیں مَیں نے غلط کہا اس سے بہت بڑھ کر ہو۔ سلسلہ کیلئے تو ہم کو ہر ایک قربانی کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ بعض فتنہ پرداز شرارت اور شیطنت کی باتیں کرتے اور سادہ لوحوں کو شیطان کا قائم مقام ہو کر بہکاتے ہیں انکو مایوس کردو اور اپنی مجلس سے اُٹھا دو۔ ان امور کے بعد سب سے بڑا اور ضروری فرض یہ ہے کہ :-

جس حق کو تم نے سمجھا ہے اور جسکے لئے تم اپنی مالی قربانی کرتی ہو۔ اسکو دوسروں تک پہنچانے کا انتظام کرو۔ مَیں نے شروع میں بتایا تھا کہ مَیں اپنے خیالات کا اظہار کرونگا۔ پھر اگر تم اس سے اتفاق کرو اور عملی قدم اٹھاؤ تو حضرت خلیفۃ المسیحؑ انشاء اللہ اسے منظور کرینگے۔ تم نے مجھ سے یورپ کے حالات سُنے اب مَیں تمہیں بتاتا ہوں کہ یورپ کی نجات قبول اسلام میں ہے خدا تعالیٰ نے ایسے سامان اور حالات پیدا کردیئے ہیں کہ یورپ اب مسلمان اور احمدی مسلمان ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے سفر کے بعد حالات میں بہت تغیّر ہو رہا ہے۔ اور ہمارا سلسلہ تمام یورپ میں معروف ہوگیا ہے اور لوگ اس سے دلچسپی لے رہے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیحؑ نے جب سنہ ۱۹۲۴ء میں سفر کیا تھا تو اس وقت آپ نے بتایا تھا کہ میرے جانے سے تمہاری ذمہ واریاں بڑھ جائینگی۔ واقعات نے بتا دیا ہے کہ کیا صورت پیدا ہوگئی ہے۔ مَیں جن ملکوں میں گیا وہاں احمدیت کے لئے مادہ تیار پایا لیکن ضرورت ہے کہ مستقل طور پر کام کیا جائے۔ مَیں ایک اخبار نویس ہوں اور مَیں ہر امر کو نکتہ چینی کی نظر سے دیکھنے کا عادی ہوں پس جب مَیں یہ کہتا ہوں کہ یورپ میں قبول احمدیت کی استعداد موجود ہے تو مَیں اپنے نفس کو یا تم کو دھوکہ نہیں دیتا۔ اسوقت یورپ میں مستقل طور پر تمہارا ایک مشن لنڈن میں قائم ہے اور وہ بہت عمدہ کام کر رہا ہے مگر اسکو بہت مضبوط بنانے کی کوشش درکار ہے اور یورپ کی عورت کو اسلام میں لانے کے لئے ضرورت ہے کہ عورتوں ہی کے ذریعہ عورتوں میں کام کا سلسلہ وسیع کیا جائے اور اسی طرح وسط یورپ اور جنوبی یورپ میں دو مشن کھولے جائیں۔

مَیں امید کرتا ہوں کہ احمدی خواتین ایک بار اور دنیا میں اپنی بلند ہمّتی اور اولوالعزمی اور کامل ایثار کا غلغلہ بلند کردینگی۔ اور انکا یہ مالی ایثار یورپ کی کایا پلٹ دینے میں اکسیر کا کام دیگا!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رکھو عورت دنیا کے انقلاب کی ماں ہے اسکے وجود سے سوسائٹی کا وجود پیدا ہوا۔ عورت نے دنیا کو بڑے بڑے مدبر۔ بہادر۔ شاعر۔ فلاسفر۔ بادشاہ اور نبی اور ولی دیئے ہیں خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود علیہ السلام بھی دنیا میں عورت ہی کے ذریعہ آئے۔ تم میں خود بادشاہ گذری ہیں۔ میدان جنگ میں سب سے بڑی سپاہی کی حیثیت سے جلوہ گر ہوئی ہو۔ تم میں ایسی عالمہ گذری ہیں کہ لاکھوں انسان انکے پاس دین سیکھنے کو آتے تھے تم ہی میں وہ مائیں تھیں جنہوں نے بڑے بڑے اکابران اُمت کو پیدا کیا آج بھی تم میں وہ ماں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ اسکی عمر میں برکت دے اور اسکے وجود کو ہمارے سروں پر دیر تک سلامت رکھے جس نے خلیفۃ المسیح جیسا انسان ہم کو خدا کے فضل سے دیا اور وہ اپنے مقام کے لحاظ سے ام المومنین ہے۔ پس تم میں کوئی قوت کم نہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے اسی لیے مبعوث فرمایا ہے کہ آج بھی وہی خوبیاں اور وہی قوتیں تم میں پیدا ہوں پس اے دختران احمدیت اُٹھو اور دنیا کو دکھا دو کہ

اسلام کی عظیم الشان فتح تمھارے ہاتھوں پر مقدر ہے

مَیں امید کرتا ہوں کہ تم اس سوال کو حل طلب نہ چھوڑو گی

اب نہیں تو پھر کب

اسی وقت اپنے متفقہ فیصلہ سے طے کر دو کہ تم ایک یا دو مشنری کے اخراجات کو برداشت کرو گی؟ خدا تعالیٰ تمھیں توفیق دے۔ آمین ؛

---

۲ رجون ۱۹۲۹ء کے جلسوں کیلئے نوٹس

غیر مذاہب کے بارے میں آنحضرت صلعم کی تعلیم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر مذاہب والوں سے معاملہ کرنیکے لئے بعض اصول قائم فرمائے ہیں!

(۱) آزادی ضمیر انسانی کو تسلیم کیا ہے بلکہ اس پر زور دیا ہے۔

(۲) تبلیغ پُرامن طریقوں سے کرنیکا حکم فرمایا ہے اور دوسروں کے حقوق کو بھی تسلیم کیا ہے یہاں تک کہ جا بجا قرآن شریف میں غیر مذاہب والوں سے انکے دعوٰی پر دلائل مانگے گئے ہیں ؛

(۳) ہر قسم کے فساد اور شر سے سب کو روکا ہے اسی لئے اپنے مذہب کا نام بھی اسلام یعنی سلامتی اور صلح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا مذہب رکھا ہے۔ غیر مذہب کی حکومت یا بادشاہ ہو تو اسکی اطاعت فرض کی ہے اور ان سے بغاوت کو حرام فرمایا ہے۔ اور اسلامی حکومت کے ذمہ غیر مسلم رعایا کے حقوق کو " ذمۃ اللہ اور ذمۃ الرسول" قرار دیا ہے +

(۴) اخوتِ اسلامی کے خاص دائرہ کے علاوہ اخوتِ انسانی کی اصل کو تسلیم کیا ہے اور کسی قوم اور نسلِ انسانی کو ذلیل نہیں ٹھیرایا۔ بلکہ نیکی اور تقویٰ پر انسانی عزت کی بنیاد رکھی ہے اور ہر قوم اور ملک اور مذہب کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی ہے۔ فرمایا (ان اکرمکم عند اللہ اتقکم) اور (خلقکم من نفسٍ واحدۃ وخلق منھا زوجھا الآیہ)

چنانچہ ان اصُول کے

متعلق جو تعلیم آپ نے پیش کی ہے۔ وہ حسب ذیل ہے:۔

(۱) جبر سے کسی مذہب میں داخل کرنے کو حرام ٹھیرایا ہے صرف عقلی دلائل اور روحانی اثرات سے کسی دین کا غلبہ تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ لا اکراہ فی الدّین۔ ولو شاء ربک لاٰمن من فی الارض کلھم جمیعًا افانت تکرہ الناس حتّٰی یکونوا مؤمنین ۰ من شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر۔ لکم دینکم ولی دین۔ ولو شاء لھدٰکم اجمعین ۰ یعنی اگر خدا جبر کرنا چاہتا۔ تو سب کو ہدایت پر ہی مجبور کرتا +

(۲) دوسرے مذاہب کی نسبت اپنے پیرؤں میں نفرت پیدا نہیں کی۔ بلکہ محبّت اور تعلق کو بڑھایا ہے مثلاً

(ا) حکم دیا کہ تمام کُتب سابقہ الہامیہ پر مجمل ایمان لانا ہر مسلمان کا فرض ہے +

(ب) یہ اصل مقرر کیا ہے کہ تمام وہ مذاہب اپنے وقت پر سچے تھے جنکے لانیوالوں نے رسول ہونیکا دعوٰی کیا۔ پھر مذاہب دنیا میں قائم ہوگئے +

(ج) قالت الیھود لیست النصارٰی علٰی شیءٍ وقالت النصارٰی لیست الیھود علٰی شیءٍ کا پُر زور ردّ فرما کر تسلیم کیا کہ گذشتہ مذاہب میں لوگوں نے غلطیاں داخل کردی ہیں مگر حق اور راستی کی بہت باتیں موجود ہیں سب کا انکار کر دینا غلطی ہے +

(د) دوسرے مذاہب کے بزرگوں کی خوبیوں کا اعتراف کیا ہے۔ مثلاً ولتجدن ذٰلک بانّ منھم قسیسین ورھبانًا وانّھم لا یستکبرون ۰ (مائدہ ع ۱۱)

(ھ) ہر قوم اور ملک اور اُمّت میں خدا کے رسُول اور ہادی پیدا ہوتے رہے ہیں وان مّن امّۃٍ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الّا خلا فیہا نذیر - ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولًا ان اعبدو اللّٰہ واجتنبوا الطاغوت
اور قولوا اٰمنا باللّٰہ وما انزل الینا الایۃ بقرہ ع

(و) اسلام کے خدا کو ربّ العٰلمین کہکر تمام مذاہب اور اقوام کا خدا تسلیم کیا ہے اور انسانی اخوّت کی بنیاد ڈالی۔ اور رسول اللہ کو رحمۃ للعٰلمین قرار دیا ہے جس سے سب اقوام پر فیضان نازل ہوا۔ آنحضرتؐ سے ایک مرتبہ کہا گیا کہ آپ مشرکین پر بددعا کریں۔ حضورؐ نے فرمایا لم ابعث لعانًا انما بعثت رحمۃ میں دنیا پر لعنت کرنے کیلئے نہیں بلکہ رحمۃ بنا کر بھیجا گیا ہوں +

(ز) اسلام کو کوئی نیا مذہب نہیں ٹھیرایا۔ بلکہ یہ بیان کیا کہ اسکی بڑی خوبی یہ ہے کہ اس نے تمام دیگر مذاہب کی خوبیاں اپنے اندر جمع کرلی ہیں گویا یہ دنیا بھر کے جملہ مذاہب کی خوبیوں کا مشترکہ سرمایہ ہے فرمایا فیہا کتبٌ قیّمۃ کہ تمام پہلی صداقتیں قرآن مجید میں جمع ہیں -

(ح) آپنے ایسے شخص کا نام منافق رکھا ہے جو دل سے مسلمان نہ ہو بلکہ ظاہر میں اسلام قبول کرے اور اندر سے ایمان نہ رکھتا ہو اور اسکی سزا جہنم کا سب سے نچلا حصہ بتلائی ہے (انّ المنافقین فی الدرک الاسفل من النّار) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جبریہ صرف گنتی بڑھانے کیلئے مسلمان کرنا آپکے نزدیک کس قدر بُری بات ہے +

(ا) مذہبی طور پر آپنے جملہ ہادیانِ مذاہب کی عزّت کو محفوظ کرنیکے علاوہ یہاں تک اعلان فرمایا۔ ولا تسبّوا الذین یدعون من دون اللّٰہ فیسبّوا اللّٰہ عدوًا بغیر علم - کہ تم کفار کے باطل معبودوں کو بھی گالی مت دو۔ تاکہ اشتعال پیدا ہوکر لسان سے سنان کی نوبت نہ آئے +

(۳) عین جنگ کے ایّام میں غیر مذاہب کے لوگوں کیلئے باوجود انکی شدید مخالفت اور قتل اور مظالم کی ابتدا کرنے کے ایسے قوانین مقرر فرمائے ہیں کہ عقل حیران رہ جاتی ہے +

(ا) فرمایا کہ انکی دشمنی کی وجہ سے اے مسلمانو! تم عدل وانصاف کو اپنے ہاتھ سے نہ چھوڑنا۔ لا یجرمنکم شنآن قوم علیٰ ان لا تعدلوا - اعدلوا - (مائدہ ع)

(ب) وقاتلوا فی سبیل اللّٰہ الّذین یقاتلونکم ولا تعتدوا - صرف ان لوگوں سے لڑنے کی اجازت ہے جنہوں نے تم سے لڑنے میں پہل کی ہے۔ اسمیں بھی تمہاری طرف سے ہرگز ظلم نہ ہو۔ اور یہ دفاعی جنگ نفسی اغراض کے لئے نہ ہو۔ بلکہ صرف خدا کی رضا کیلئے ہو +

(ج) وقاتلوا حتّٰی لا تکون فتنۃ ویکون الدّین کلّہٗ للّٰہ - تمہاری یہ جنگ صرف اسوقت تک رہے جبتک کہ ملک سے فتنہ وفساد نہ مٹ جائے - انتقامی یا کسی قوم کے برباد کرنیکے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہ ہو۔ امن کی حالت پیدا ہوتے ہی ہتھیار رکھ دو۔ بس مقصد یہ ہو کہ خدا کے دین کے لئے لوگوں کو آزادی ضمیر حاصل ہو جائے جبر نہ رہے۔ گویا اسلامی جنگوں کی غرض و غائیت ہی آزادی ضمیر قرار دی ہے +

(د) اُذن للذین یقاتلون بانھم ظُلموا وان اللہ علیٰ نصرھم لقدیر۔ ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھدمت صوامع الآیۃ یعنی جنگ کی صرف اسی وقت تک اجازت دی جاتی ہے جب دشمن مذہب کی خاطر تم پر ظلم توڑنے شروع کر دیں کیونکہ اگر ایسی اجازت نہ ملے تو مسجدیں۔ معبد اور گرجے اور غیر قوموں کے عبادتخانے جہاں خدا کی پوجا ہوتی ہے۔ لوگ تعصب کی وجہ سے گرا دیں۔ پس آنحضرت ؐ نے غیر مذاہب کے عبادتخانوں تک کی حفاظت کیلئے تلوار اُٹھانے کی اجازت دی ہے جہاں وہ لوگ خدائے واحد کی پرستش کرتے ہوں +

(ذ) جنگ کے دوران میں ایسے اعلیٰ قوانین باندھے جنکی نظیر نہیں ملتی۔ مثلاً بوڑھے۔ بچے۔ عورتیں اور مذہبی لوگ یعنی پنڈت پادری وغیرہ جو مذہبی کاموں میں مصروف ہوں ہرگز قتل نہ کیئے جائیں۔ پھلدار درخت نہ کاٹے جائیں۔ سرسبز کھیتیاں نہ کاٹی جائیں۔ خدا تعالیٰ کی پرستش کی جگہیں نہ گرائی جائیں (تاریخ کامل جلد ۲ ص ۱۳۹) پبلک راستے فوج کے سپاہی بند نہ کریں جو مال غنیمت کیلئے جہاد کرے۔ اسے کوئی ثواب نہیں +

(ر) جنگ کے ایام میں ذمیوں کی حفاظت مسلمانوں کا فرض قرار دیا گیا۔ اور تھوڑے سے ٹیکس کے بدلے انکو فوجی خدمت سے مستثنیٰ کیا گیا۔ اور انکے مال اسباب اور جان اور قبائل کی محافظت کے ذمہ وار مسلمان قرار دیئے گئے +

(ز) حکم دیا کہ اگر کوئی کافر دشمنوں کی طرف سے تمہارے ہاں اس لئے آئے کہ دین کے متعلق علم حاصل کرے تو اُسے آنے دو۔ اور مذہب کی باتیں سُنا کر پھر اپنی حفاظت میں اسے امن کی جگہ پہنچا دو۔ فرمایا۔ وان احد من المشرکین استجارك فاجرہ الآیۃ (توبہ ع)

(س) جنگ کی ابتداء مسلمان کی طرف سے نہیں ہوتی۔ ہمیشہ کفار کی طرف سے ہوتی ہے۔ مگر پھر بھی حکم دیا ہے وان جنحوا للسلم فاجنح لھا وتوکل علی اللہ (انفال ع) کہ اگر یہ دشمن اپنی کمزوری کو محسوس کرکے بھی صلح کے لئے جھکیں تو بھی تم صلح کر لو۔ اور اللہ تعالیٰ پر توکل رکھو۔ گویا ہر حال میں مسلم کے مدنظر صلح ہی ہوتی ہے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عام طور پر غیر مذاہب والوں سے بلکہ اپنے دشمنوں سے سلوک کرنے کے متعلق آپ نے ہدایت فرمائی ہے آیات ذیل ملاحظہ ہوں:-

(۱) لا ینھاکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروھم و تقسطوا الیھم ان اللہ یحب المقسطین (ممتحنہ ع ۲) اللہ تعالیٰ تم کو ان لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے سے نہیں روکتا۔ جنہوں نے مذہب کی بناء پر تم سے جنگ نہیں کی اور تم کو تمہارے گھروں سے نہیں نکالا۔ اللہ تعالیٰ انصاف کرنیوالوں کو پسند کرتا ہے یعنی ایسے لوگوں سے تم کو ضرور احسان کرنا چاہیئے +

(۲) عام تعلیم کے رنگ میں فرمایا۔ ان اللہ یأمر بالعدل والاحسان وایتاءِ ذی القربیٰ (النحل ع ۱۳) کہ خدا تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ عدل کرو۔ اس سے بڑھ کر احسان کرو۔ اس سے بھی ترقی کرکے ایتاء ذی القربیٰ کا درجہ حاصل کرو۔ یعنی بنی نوع انسان سے ہمدردی اور احسان کرو۔ مگر تمہارے دل میں خیال تک نہ آئے کہ میں نے کوئی احسان کیا ہے۔ اس آیت میں سب لوگوں کے متعلق عام تعلیم ہے

(۳) دشمن کی بدی کے متعلق کیا ہی پُر حکمت حکم دیا ہے۔ ادفع بالتی ھی احسن .... فاذا الذی بینک و بینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم۔ کہ اسکی بدی کا احسان کے ذریعہ ازالہ کرو۔ جسکے نتیجہ میں تمہارا دشمن گہرا دوست بنجائیگا (حم سجدہ ع ۵) پھر فرمایا ولا یجرمنکم شنان قوم علی ان لا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقوٰی (مائدہ ع ۲) کسی قوم کی دشمنی تم کو عدل و انصاف سے برگشتہ نہ کردے یاد رکھو عدل کرو کیونکہ عدل کرنا تقوٰی کے زیادہ قریب ہے +

(۴) دشمنوں کی بدی پر سزا کا قانون مقرر کرتے ہوئے بھی فرمایا۔ جزاءُ سیئۃ سیئۃ مثلھا فمن عفی واصلح فاجرہ علی اللہ (شوریٰ ع ۴) کہ انکی بدی کا اتنا ہی بدلہ ہے لیکن اگر معاف کردینے سے اصلاح ہوسکے تو ضرور نہیں کہ تم انتقام لو۔ بلکہ معاف کردو کہ تم اللہ تعالیٰ سے اجر پاؤ +

(۵) مومنوں کو ارشاد ہوتا ہے۔ واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئاً وبالوالدین احسانًا وبذی القربیٰ والیتامٰی والمساکین والجار ذی القربیٰ والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم ان اللہ لا یحب من کان مختالاً فخوراً (نساء ع ۶) ایک اللہ کی عبادت کرو۔ والدین۔ رشتہ داروں۔ یتامیٰ مسکینوں۔ پڑوسی رشتہ دار ہو یا اجنبی ساتھی۔ مسافر۔ اور غلام یا مملوک جانوروں کے ساتھ احسان کرو +

یاد رہے کہ اس آیت میں جن رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کی تلقین کی گئی ہے ان میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عمومیت ہے یعنی خواہ وہ مسلمان ہوں یا کافر و مشرک۔ بہرصورت ان سے احسان کرو۔ یہی وجہ ہے کہ سورۃ لقمان ع۲ میں ہدایت کی گئی ہے کہ اگر والدین شرک کروانا چاہیں تو انکی اطاعت نہ کیجائے مگر "صاحبھما فی الدنیا معروفاً" دنیاوی امور میں ان سے حد درجہ حسن سلوک کرو۔

اہل اسلام اور آنحضرت صلعم نے عملاً بھی اس آیت کی عمومیت کو ظاہر فرمایا ہے لکھا ہے:۔

عن مجاھد ان عبد اللہ بن عمرو ذبحت لہ شاۃ فی اھلہ فلما جاء قال اھدیتم لجارنا الیھودی اھدیتم لجارنا الیھودی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مازال جبرائیل یوصینی بالجار حتی ظننت انہ سیورثہ (ترمذی شریف جلد ۲ صلا) کہ عبد اللہ بن عمر کے ہاں ایک بکری ذبح کی گئی۔ جب وہ گھر آئے تو انہوں نے کہا کیا تم نے ہمارے یہودی پڑوسی کو بھی تحفہ بھیجا ہے یا نہیں؟ میں نے رسول خدا صلعم سے سُنا ہے کہ جبرائیل مجھے پڑوسی کے حق میں اتنی وصیت کرتا ہے جس سے مجھے خیال ہوتا ہے کہ شائد وہ اسے وارث ہی قرار دیدے گا۔

(۶) قرآن مجید مومنوں کی حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ ویطعمون الطعام علیٰ حبہ مسکیناً ویتیماً واسیرا۔ (الدھر ع) کہ وہ مسکینوں۔ یتیموں۔ اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ مسلمانوں کے پاس وہی قیدی ہوتے تھے۔ جو مذہباً مشرک یا کافر ہوتے تھے۔ پس ثابت ہوا کہ اسلام نے مشرک قیدیوں کو بھی نہایت آرام سے رکھنے کا حکم دیا ہے۔ اور تاریخی طور پر ثابت ہے کہ مسلمان ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

عملی رنگ میں آپ کے تعلقات غیر مذاہب سے

(۱) آپ نے کبھی زبردستی کسی ایک شخص کو بھی عمر بھر اسلام میں داخل نہیں کیا بلکہ جو شخص بھی مسلمان ہوا وہ اپنی رضا و رغبت سے۔ کیونکہ خدا کے ہاں صرف وہی ایمان مقبول ہے جو دل کی خوشی سے ہو۔

(۲) لعلک باخع نفسک الا یکونوا مؤمنین سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ غیر مذاہب والوں کے کسقدر دلی خیر خواہ تھے۔

(۳) فتح مکہ جیسے موقعہ پر بھی کسی کو جبر سے مسلمان نہیں کیا گیا بلکہ تمام دشمنوں کو جنہوں نے حد درجہ کے ظلم کئے تھے۔ یہی فرمایا کہ لاتثریب علیکم الیوم۔ اذھبوا فانتم الطلقاء۔ یعنی تم آزاد ہو جاؤ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۴) فتح مکّہ کے بعد جب طائف والے آپؐ سے جنگ کرنے کو جمع ہوئے تو آپؐ کے نیک سلوک کی وجہ سے بعض کفّار مکّہ نے آپکی امداد کی اور قرضہ کے طور پر سامان جنگ مہیا کیا ٭

(۵) ہجرت کے وقت مدینہ جاتے ہی آپؐ نے امن کی فضا پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اور دیگر اہل مذاہب سے معاہدات امن و آزادی قائم کیئے۔ مثلاً جو معاہدہ یہود مدینہ سے کیا اسکی بعض شرائط یہ ہیں کہ یہود کو مذہبی آزادی حاصل ہوگی اور ان کے مذہبی امور سے کوئی تعرض نہیں کیا جائیگا۔ اور یہود اور مسلمان باہم دوستانہ برتاؤ رکھیں گے ٭

(۶) جب آپؐ مکّہ کے ظالموں سے تنگ آکر راتوں رات ہجرت کو روانہ ہوئے تو اسوقت بہت سی امانتیں حضرت علیؓ کو سپرد کر کے نکلے تھے تاکہ وہ اپنے اپنے مالکوں کے حوالہ کر کے آویں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کا کفّار کے ساتھ اتنا سلوک تھا کہ وہ باوجود سخت سے سخت دشمن ہونیکے پھر بھی اپنا مال اور اپنی امانتیں آپؐ کے پاس ہی رکھتے تھے ٭

(۷) کفّار نے تین سال تک آپؐ کا بائیکاٹ کیا اور کھانا اور غلّہ تک روک دیا۔ اور آپؐ کے خاندان کو بھوک پیاس کی نہایت درجہ تکلیف دی مگر پھر جب مکّہ میں سخت قحط پڑا اور دشمن تنگ آکر آپؐ کے پاس دُعا کرانے آئے تو آپؐ نے اُن کے لئے دُعا کی۔ اور آپؐ کی دُعا کی برکت سے وہ قحط دُور ہُوا ٭

(۸) آپؐ نے اپنی مسجد میں عیسائیوں کو اجازت دی کہ وہ گرجا کر لیں۔ اور پھر بجائے جنگی مقابلہ کے صرف مباحثہ اور مباہلہ یعنی محض امن کے طریقوں سے فیصلہ کرنا چاہا ٭

(۹) اسیران جنگ بدر جو ہر طرح قتل اور سزا کے مستحق تھے آپؐ نے انکی بابت حکم دیا کہ آرام سے رکھے جائیں۔ اور انکے ساتھ بہانتک سلوک ہُوا کہ مسلمان خود تو کھجوروں پر گذارہ کرتے تھے اور انکو اپنا کھانا کھلاتے تھے۔ ایک خطیب سہیل کی بابت جو آپکی بہت ہجو کرتا تھا لوگوں نے کہا کہ آپ اُسکے دو دانت اُکھڑوا دیں۔ تاکہ پھر مخالفت میں لیکچر نہ دے۔ لیکن آپؐ نے فرمایا۔ نہیں اگر میں اسکے اعضاء بگاڑوں گا تو گو نبی ہوں مگر خدا کے انتقام کے خوف سے ڈرتا ہوں۔ سب اسیران جنگ کو کپڑے دلوائے۔ کئی صحابہؓ کی رائے تھی کہ ان سب کو قتل کر دیا جائے۔ مگر آپؐ نے صرف چند آدمیوں سے فدیہ لیکر سب کو رہا کر دیا (ساری بدر کی تاریخی واقعہ دیکھا جائے)

(۱۰) عرب میں مُردوں کا مُثلہ کرنا عام طور پر رائج تھا۔ آپؐ نے اسے بند کیا۔ اور کفّار کے مُردوں کی توہین بھی گوارا نہ فرمائی

(۱۱) جنگ اُحد کے مصائب اُٹھانے اور زخمی ہونیکے بعد میدان جنگ میں بھی آپؐ کی دُعا تھی کہ رب اغفر قومی فانہم لا یعلمون ٭

(۱۲) تبلیغ طائف سے واپسی کے وقت کفّار نے لہو لُہان کر دیا۔ حکم الٰہی سے فرشتہ نے عرض کیا کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حکم ہو تو ابھی عذاب نازل کروں۔ فرمایا نہیں۔ ان لوگوں کی نسل سے ہی توحید کے ماننے والے پیدا ہونگے ۔

(۱۳) حضرت ابوہریرہ کی والدہ کافر تھیں اور ہمیشہ آنحضرتؐ کو گالیاں دیتی رہتی تھیں۔ انہوں نے آنحضرتؐ سے شکایت کی تو آپؐ نے بجائے ناراضی کے انکی ہدایت کے لئے دعا فرمائی ۔

(۱۴) حضرت اسماء کی والدہ بحالت کفر مدینہ آئی۔ انہوں نے آنحضرتؐ سے پوچھا کہ میری ماں مشرکہ ہے میں اس سے کس طرح پیش آؤں۔ فرمایا ان کے ساتھ نیکی کرو (مسلم شریف)

(۱۵) یہود مدینہ نے کبھی عداوت اور تکلیف دہی کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ مگر آپؐ نے ہمیشہ ان سے حسن سلوک کیا۔ بلکہ یہودیوں کا جنازہ گذرتا تو آپؐ تعظیماً کھڑے ہو جاتے۔ ایک دفعہ یہود آپؐ کے پاس آئے اور بجائے السلام علیکم کے السام علیکم کہا یعنی تم پر موت آئے۔ حضرت عائشہؓ سے نہ رہا گیا انہوں نے ترکی بترکی جواب دیا۔ فرمایا۔ عائشہ نرمی کرو۔ بدزبان نہ بنو۔ اللہ تعالیٰ ہر بات میں نرمی پسند کرتا ہے

(۱۶) مشرکین اور اہل کتاب سب کے ساتھ داد وستد کا معاملہ رکھتے تھے اور انکے سخت تقاضوں اور بدکلامیوں کو برداشت فرماتے تھے

(۱۷) مختلف ممالک کے بادشاہوں کو جب تبلیغی نامے ارسال فرمائے تو یہی لکھا کہ اسلام لے آؤ۔ تمہارا ملک تمہارے پاس ہی رہیگا۔ یعنی ہمیں ملک گیری مقصود نہیں ہے۔ گویا حضورؐ کے مدنظر اشاعت توحید و ہدایت تھی نہ کہ سیاسی غلبہ

(۱۸) مدینہ میں جہاں آپؐ بادشاہ تھے کفار عرب بطور مہمان آتے رہتے تھے اور آپؐ انکی خاطر مدارات میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے تھے (مسلم)

(۱۹) آپؐ نے ہی عرب میں ایلچیوں کی جانوں کو محفوظ کیا ورنہ انکے رواج کے مطابق ایلچی کی جان بھی مخالف بادشاہ یا سردار کے دربار میں محفوظ نہ تھی۔ اس کا اثر یہاں تک ہوا کہ وحشی قاتل حمزہؓ بھی ایلچیوں کے ایک وفد میں شامل ہو کر حاضر خدمت ہو گیا

(۲۰) نجران کے عیسائیوں سے جو معاہدہ ہوا اسمیں یہ شرائط بھی تھیں کہ نہ انکے گرجے ڈھائے جائینگے نہ انکے پادری نکالے جائینگے اور نہ ان کو انکے مذہب سے برگشتہ کیا جائیگا ۔

(۲۱) تمام غیر مذاہب کے انبیاء کو آنحضرتؐ نے نہایت عزت سے یاد کیا ہے اور انکو علیہ السلام کی دعا سے یاد کرنیکا حکم دیا ہے۔ یہودیوں۔ عیسائیوں کے انبیاء تو مشہور ہی ہیں آپؐ نے یہاں تک فرمایا کہ ہندوستان میں بھی ایک سیاہ رنگ کے رسول خدا کی طرف سے مبعوث ہوئے تھے اور ان کا نام کاہن تھا (کنھیا۔ کرشنؑ)

غرض نبیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر مذاہب کے لوگوں کے بارہ میں جو پاک تعلیم ارشاد فرمائی ہے وہ مذہبی سیاسی۔ اور تمدنی پہلو سے نہایت پرامن اور ضروری تعلیم ہے۔ اور اگر مسلمان اسکو محفوظ رکھیں تو کوئی وجہ نہیں کہ دنیا سے فتنہ و فساد دور نہ ہو جائے اور ایسا ہی اگر غیر مذاہب کے لوگ اسلام اور بانیٔ اسلام کی طرف غلط تعلیمات منسوب کر کے مسلموں کے اشتعال کا موجب نہ بنیں تو فوراً ہندوستانی باہم شیر و شکر ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو سمجھنے اور عمل کرنیکی توفیق بخشے۔ آمین ۔

خاکسار فتح محمد سیال سکرٹری انجمن ترقی اسلام قادیان

توحید باری تعالیٰ کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور اُس پر زور

شائع کردہ سکرٹری ترقی اسلام قادیان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم میں توحید کی اہمیت

حضور نے مذہب کا مقصد یہ بتایا ہے کہ انسان کا اللہ تعالیٰ سے تعلق ہو۔ اور اس تعلق کے لئے ضروری ہے کہ بندہ کو اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کے متعلق صحیح علم ہو۔ اس کی عظمت ہیبت اور لاانتہا قدرتوں سے واقفیت رکھتا ہو۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تمام تعلیم کا مرکز۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کو ہی قرار دیا ہے اور تمام عبادات اور معاملات میں اس ایک ہی ذات کی محبت اور خوف کو داخل کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی توحید ذاتی اور صفات اور اسماء الٰہیہ کو اس طرح کھول کھول کر بیان کیا ہے کہ گویا خدا تعالیٰ انسان کے سامنے آجاتا ہے۔ اور انسان کو وہ کیفیت ایمان و عرفان حاصل ہوتی ہے جس کے ذریعہ انسان تمام رذائل سے پاک ہو کر اپنے حقیقی معبود کی ہستی میں فنا ہو جاتا ہے اور اس کا ہر قول و فعل۔ ارادہ اور حرکت الٰہی رضا کے مطابق اور الٰہی اخلاق کے رنگ میں رنگین ہوتی ہے اسی لئے قرآن کریم نے اسلام کا دوسرا نام "صبغۃ اللہ" رکھا ہے فرمایا صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً وَّنَحْنُ لَهٗ عَابِدُوْنَ (بقرہ ع ۱۶) پھر فرمایا کہ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (انعام ع آخری) کہ میری نماز۔ قربانی۔ زندگی اور موت۔ غرض ہر حرکت و سکون اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہے۔ اسی تعلیم پر زور دینے کے لئے فرمایا ہے کہ دین و دنیا کی کامیابی کے لئے بہترین طریقہ یہ ہے کہ انسان تمام معبودوں ارادوں اور خواہشات کو چھوڑ کر اپنی تمام توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف لگائے اور غیر اللہ سے نفع و نقصان کا متمنی نہ ہے۔ فرمایا بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (بقرہ ع ۱۳) جو شخص اپنے نفس کو صرف اللہ تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے سپرد کردیگا وہ ہر خوف و حزن سے بچ جائیگا +

اسلام میں جس طرح توحید پر زور دیکر اس کی اہمیت کو ظاہر کیا گیا ہے ویسے ہی جانب مخالف یعنی شرک کی مذمت کر کے بھی اس پہلو کو نمایاں کیا ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا:-

(۱) وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ (حج ع۴) ترجمہ۔ جو شخص شرک کرتا ہے وہ گویا (اپنے عالی مقام اشرف المخلوقات سے) آسمان سے گرجاتا ہے اور پرندے اسکو اُچک لیتے ہیں یا ہوائیں اسکو نہایت پستی تک لے جاتی ہیں +

(۲) تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا (مریم ع آخری) ترجمہ۔ قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائیں اور زمین ٹکڑے ٹکڑے ہوجائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہوجائیں کیونکہ یہ لوگ خدا کا بیٹا قرار دیتے ہیں +

(۳) لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ (حٰم سجدہ ع۵) ترجمہ۔ سورج اور چاند (جو مادی دُنیا کے سب سے مفید وجود ہیں) کو بھی سجدہ نہ کرو۔ ہاں اُس اللہ کو سجدہ کرو جس نے ان سب کو پیدا کیا ہے +

(۴) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ (نساء ع۷) ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ شرک کو ہرگز معاف نہ کریگا (بجز توبہ) ہاں اسکے علاوہ دوسرے گناہوں کو جہاں اسکی مشیّت ہوگی معاف فرمادیگا +

انسان کی عملی زندگی میں توحید کی تعلیم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان کے لئے جو دستور العمل مقرر فرمایا ہے وہ سراسر توحید سے لبریز ہے۔ اسلام میں داخلہ کیلئے جس اقرار پر بنیاد رکھی ہے وہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے۔ کہ سوائے اللہ کی ذات کے کوئی معبود۔ محبوب اور مسجود نہیں۔ اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے بندے ہیں۔ ایک مسلمان بچہ کی ولادت پر اسکے کان میں سب سے پہلی آواز اذان کی صدا ہوتی ہے جسمیں تمام عظمت و جبروت اللہ تعالیٰ کی ذات کی طرف ہی منسوب کی گئی ہے۔ آٹھ دس سال کا ہونے پر اسے نماز کی تلقین کی جاتی ہے۔ اور اس کا ماحول ایسا ہوتا ہے کہ وہ ہر وقت توحید کی ندا ہی سُنتا ہے۔ اذان۔ اقامت وغیرہ میں اور پھر نماز میں اللہ تعالیٰ کی ذات کے ہی سامنے انتہائی تذلل کرایا جاتا ہے اور تمام ماسوی اللہ سے براءت کروائی جاتی ہے۔ ہر روز پانچ وقت کا یہ سبق ناقابل فراموشی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوتا ہے۔ مرتے وقت بھی ارشاد ہے "من کان آخر کلامہ لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ" (ابوداود۔ ریاض الصالحین ص۳۰۶) کہ جو شخص آخری وقت میں بھی لا الٰہ الا اللہ کا پابند ہوگا وہ جنت میں داخل ہو جائیگا لقنوا موتاکم لا الٰہ الا اللہ (مسلم کتاب الجنائز) جنازہ پڑھنے اور میت کو لحد میں اُتارنے کے وقت بھی الکبریاء للہ کا ہی سبق دیا ہے +

تکمیل توحید کے لئے اپنی ذات سے اُلوہیت کی نفی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی فراست نے دیکھا۔ کہ مجھ سے پہلے بعض نبیوں کو معمولی کارناموں کی وجہ سے خدا یا خدا کا بیٹا بنایا گیا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ میری اُمت کے لوگ بھی میرے کاموں کی وجہ سے کبھی شرک کے گندے عقیدہ میں مبتلا ہو جائیں۔ اس لئے آپ نے مسلمان ہوتے وقت ہی ہر شخص سے اقرار لیا "اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ" کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں"۔ اور آئندہ ہر نومسلم سے اس اقرار کا لینا ضروری قرار دیا۔ گویا آپ نے توحید کو کامل صورت میں بیان فرما کر اس میں ہر قسم کی رخنہ اندازی سے زبردست روکیں قائم کر دیں +

باایں ہمہ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ میں اس باب میں مفصل بیانات ہیں مثلاً فرمایا

(۱) قُل لَّا اَملِکُ لِنَفسِی ضَرًّا وَّلَا نَفعًا (یونس ع) ترجمہ۔ کہدے کہ میں اپنے نفس کے ضرر اور نفع کا مالک نہیں +

(۲) لَو کُنتُ اَعلَمُ الغَیبَ لَاستَکثَرتُ مِنَ الخَیرِ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوءُ (اعراف ع ۲۳) ترجمہ۔ اگر میں غیب جانتا تو خیر کو جمع کر لیتا۔ اور مجھے کچھ ضرر نہ پہنچتا +

صحیح احادیث میں ہے آپ نے فرمایا:۔

(۱) لا تطرونی کما اطرت النصاریٰ عیسیٰ بن مریم (شمائل ترمذی ص۲۳) ترجمہ تم میری تعریف ویسا مبالغہ نہ کرنا جیسا کہ نصاریٰ نے مسیح کی شان میں غلو سے کام لیا۔ (یعنی مجھے خدا کا بیٹا نہ بنانا) +

(۲) مرض الموت میں بھی حضور نے دُعا فرمائی:۔

اللھم لا تجعل قبری وثنا یعبد ...... ترجمہ۔ اے خدا میری قبر کو بُت نہ بنا۔ جسے لوگ پوجنے لگ جاویں

اقسام شرک اور ان کے اخلاقی نقائص

(۱) بُت پرستی۔ اسکے متعلق فرمایا۔ فَاجتَنِبُوا الرِّجسَ مِنَ الاَوثَانِ وَاجتَنِبُوا قَولَ الزُّورِ (حج ع) یعنی بتوں کی پرستش سے علاوہ گناہ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah
نافرمانی الٰہی کے بعض گندے اخلاق اور جھوٹ کی عادت پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ ان کو جعلی معبودوں کے قیام کے لئے بہت سے جھوٹے قصّے گھڑنے پڑتے ہیں۔ علاوہ ازیں اس قسم شرک سے انسانی قربانی کا عملی گناہ صادر ہوتا ہے اور بسا اوقات نادان ایسا کر بیٹھتے ہیں حالانکہ یہ بہت بڑا جرم اور گناہ ہے کہ انسان کا خون بُت وغیرہ کے لئے گرایا جائے +

(۲) **عناصر پرستی**۔ فرمایا۔ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ (حٰمٓ سجدہ ع۵) عناصر پرستی کا نتیجہ جہالت۔ کمی علم۔ کم ہمّتی۔ اور انسانی خوبی سے تغافل اور پست خیالی پیدا ہوتی ہے کیونکہ انسان ان چیزوں سے خدمت لینے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ لیکن جب وہ ان کو معبود قرار دے لیتا ہے تو وہ ان کی تحقیقات نہیں کر سکتا اسلام نے اسی لئے فرمایا ہے وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ (جاثیہ ع۲) کہ یہ تمام چیزیں تمھاری خادم بنائی گئی ہیں۔ تم ان سے کام لو +

(۳) **ابنیّت کا عقیدہ**۔ اس قسم شرک کے معتقد کی ذہنیّت اس طرف چلی جاتی ہے کہ وہ غلط طور پر خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنا تعلّق غیر معمولی خیال کرتا ہے اور اخلاقی اور مذہبی ذمّہ واری کو پورے طور پر ادا نہیں کرتا۔ قرآن کریم نے یہود وغیرہ کا جو عزیزؑ کو خدا سمجھتے تھے ذکر کرکے فرمایا ہے وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً کہ وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم صرف چند روز تک آگ میں رہیں گے + فرمایا۔ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (بقرہ ع۹) کہ کیا تم نے اللہ تعالیٰ سے عہد کر لیا ہے یا تم بطور افترا یہ بات کہتے ہو؟ یعنی یہ خیال سراسر غلط ہے +

(۴) **ثنویت الٰہ کا عقیدہ**۔ دو خداؤں کے ماننے سے بھی نظام عالم مادّی اور اخلاقی قائم نہیں رہ سکتا۔ جب تک انسان ایک قدّس ذات کے سامنے اپنے آپکو جوابدہ نہیں سمجھتا وہ اخلاقی تکمیل کے لئے جدّوجہد نہیں کر سکتا۔ اسی لئے فرمایا۔ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا۔ اس جگہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام نے نیکی کی تعریف ہی یہ کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات مستجمع صفات کاملہ کے ساتھ تطابق پیدا کیا جائے جتنا جتنا انسان اس رنگ میں رنگین ہوتا جاتا ہے اسی قدر وہ نیک ہوتا ہے اور نیکی میں ترقی کرتا ہے پس اخلاقی تکمیل کے لئے توحید کا عقیدہ نہایت ضروری ہے +

اسلام نے توحید باری کے بارہ میں نہایت مفصّل تعلیم دی ہے۔ اس نے کہا ہے کہ تم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کی ذات میں کسی کو شریک مت قرار دو۔ وہ اپنی ذات میں یگانہ اور بے مثال ہے۔ تم اسکی صفات میں اس جیسا کسی کو مت خیال کرو وہ اپنی صفات میں بے مانند ہے تم اس کے کاموں کو اس کے غیر کی طرف منسوب مت کرو۔ وہ اپنے کاموں میں یکتا ہے۔ تم اسکی تعظیم اور عبادت میں کسی کو اس کا ہمسر مت بناؤ۔ وہ واحد اور اکیلا خدا ہے۔ جو ازلی ابدی ہے تم کو اسی باقی رہنے والی ہستی سے حقیقی محبّت کرنی چاہیئے باقی سب چیزیں فانی ہیں سہ

واحد ہے لاشریک ہے اور لازوال ہے ✤ سب موت کا شکار ہیں اسکو فنا نہیں

قرآن شریف میں ہر شق کے متعلق متعدد آیات موجود ہیں نمونہ کے طور پر چند پیش کی جاتی ہیں:۔

(۱) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

کہدے کہ اللہ ایک ہی ہے وہ سب کا سہارا ہے نہ اس کا کوئی بیٹا ہے اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ کوئی اسکا ہمسر ہے ✤

(۲) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۗ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۗ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ (بقرہ ع ۳۴)

ترجمہ۔ اللہ کی ذات ہی قابل عبادت ہے وہ زندہ اور زندہ کرنیوالا۔ اور خود قائم اور دوسروں کا سہارا ہے۔ وہ نیند اور اونگھ سے پاک ہے۔ اسی کے لئے ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔ کون اس کے سامنے بجز اس کی اجازت کے شفاعت کرسکتا ہے وہ خوب جانتا ہے جو انسانوں نے آگے کیا یا آیندہ کرینگے اور ان کو اللہ کے علم سے کچھ بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ کی حکومت بلند گردوں اور زمین پر ہر جگہ حاوی ہے۔ اور اس کو ان تمام کاموں سے کوئی کوفت نہیں ہوتی۔ وہ بہت بلند شان والا۔ اور بزرگی والا ہے ✤

(۳) يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۭ (پ ۲ ع ۴)

ترجمہ۔ بُت پرست اپنے بتوں سے ویسی ہی محبّت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے کرنی چاہیئے۔ اور جو مومن ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی محبّت میں نہایت مضبوط ہوتے ہیں یعنی دُنیا و مافیہا کی محبّت خدا کی محبّت سے ٹکرا نہیں سکتی۔ اللہ تعالیٰ کی محبّت انپر غالب ہوتی ہے ✤

اسلام نے توحید کا دلربا عقیدہ اپنی احسن صورت میں پیش فرما کر انسان سے اپیل

کی ہے کہ جب ہر چیز بجز اسکی ذات کے فنا پذیر ہے اور زمانہ اس میں تغیر پیدا کر رہا ہے۔ تو تم کو اسی دائمی ذات سے وابستگی پیدا کرنی چاہیئے۔ حضرت ابراہیمؑ کا قول کیا ہی پر حکمت ہے کہ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ۔ کہ غروب ہو جانے والے اور متغیر وجود سے میں کیونکر حقیقی وابستگی پیدا کروں؟

دلائل توحید اسلام نے صرف توحید اور اسکی حقیقت کو ہی بیان نہیں فرمایا۔ بلکہ اس کے لئے عقلی دلائل اور براہین بھی پیش فرمائے ہیں:-

(اوّل) نظام عالم کی باقاعدگی۔ فرمایا۔ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا

(دوم) دنیا کی ہر چیز کا اپنی مقدار اور اندازہ میں بند ہونا۔ اور ہر حقیقی ضرورت کے سامانوں کا موجود ہونا بھی اللہ تعالیٰ کی توحید کی دلیل ہے۔ اگر ایک خدا نہ ہوتا۔ تو نہ تو دنیا کی ہر چیز میں ایک ربط اور نسبت ہوتی۔ اور نہ ہی ضرورت کے ساتھ اسکے پورا کرنے کے سامان بھی مہیا ہوتے بلکہ بسا اوقات ایسا ہوتا کہ پیاس تو ہے مگر اس کو دور کرنے کے لئے پانی وغیرہ نہیں۔ غرض نظام عالم کی وحدت ترتیب وحدت صانع پر گواہ ہے۔

(۱) اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ۔ (رعد ع۲)

(۲) خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا۝ (فرقان ع۱)

(۳) اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى (طٰہٰ ع۲)

(۴) وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ۔ (ابراہیم ع۵) ترجمہ۔ اللہ ہر چیز کا خالق ہے اور وہ اکیلا اور ہر چیز پر متصرف اور غالب ہے۔ اسی نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور ہر چیز کے اندازے مقرر فرمائے ہیں۔ اُس نے ہر چیز کو بنایا۔ اور اس کے مناسب سامانِ ضرورت پیدا کیے۔ اے انسانو! اس نے تمہاری ہر فطرتی خواہش کو پورا کیا۔ اور اگر تم خدا کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو شمار نہیں کر سکتے۔ مگر باایں ہمہ انسان مشرک اور انکاری ہو جاتا ہے۔ نعمتوں کے ذکر کے بعد ظلوم کے لفظ کو رکھ کر شرک کی مذمت کی ہے۔ سچ ہے۔ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ۝

(سوم) فطرت انسانی کی آواز۔ جب انسان پر مصیبت آتی ہے تو وہ صرف اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے اور اسی کے آگے گرتا ہے۔ جس سے کہ توحید کا عقیدہ ایک فطرتی عقیدہ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱) وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ (انعام ع)

(۲) اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ٥ (النمل ع) کہ بتلاؤ جب تم بے بس ہوجاتے ہو تو کیا باقی معبودوں کو بلاتے ہو یا صرف اللہ تعالیٰ کو۔ جب صرف اللہ تعالیٰ کو بلاتے ہو تو معلوم ہُوا کہ تمھاری فطرت خدا تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہ ہے ÷

(چہارم) اللہ تعالیٰ کی صفات۔ اس کے حُسن و احسان کو بطور دلیل توحید بیان فرمایا ہے۔ يَآ اَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ٥ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ٥ (بقرہ ع) ترجمہ۔ اے لوگو! اللہ کی عبادت کرو۔ جس نے تم کو پیدا کیا۔ اور تمھارے آبا و اجداد کو بھی۔ وہ خدا جس نے تمھاری خاطر زمین کو بچھونا۔ اور آسمان کو چھت بنایا۔ اور بادلوں سے پانی اُتارا اور تمھارے رزق کے لئے مختلف پھل پیدا کئے (گویا حُسن اور احسان کو مکمّل کردیا) تم اُس کا کوئی شریک نہ بناؤ اور تم جانتے ہو ÷

(پنجم) انبیاءؑ و بزرگانِ مذہب کی شہادت۔ قرآن مجید کا دعویٰ ہے کہ ہر مذہب کا نبی اور رسول دُنیا میں توحید کی تعلیم ہی لے کر آیا تھا۔ اور یہ اتفاق عالمگیر اتفاق اس بات پر پختہ شہادت ہے کہ درحقیقت اللہ تعالیٰ واحد ہے۔ اندریں صورت توحید کا عقیدہ ہی مذاہب کی صُلح کا ذریعہ ہوسکتا ہے اسی بناء پر اسلام نے کہا ہے :۔

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ الاٰیۃ (اٰل عمران ع) اے اہل کتاب آؤ ہم ایک بات پر متفق ہوجائیں جو بلحاظ اصولی تعلیم کے تمھارے لئے اور ہمارے لئے یکساں ہے۔ یعنی ہم سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی کو معبود نہ بنائیں ÷ قرآن مجید نے اس شہادت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے :۔ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ (اٰل عمران ع) یعنی خدا تعالیٰ اپنے نشانوں۔ اپنی قدرتوں۔ اور تجلّیات کے ذریعہ اپنی توحید کو منواتا ہے۔ اور خدا کے برگزیدہ انبیاءؑ اور دیگر اہل علم بھی اس امر کی شہادت دیتے کہ خدا تعالیٰ اپنی ذات و صفات میں یگانہ ہے۔ گویا قرآن پاک کا یہ دعویٰ ہے کہ جملہ رسول توحید کا پرچار کرنے کیلئے ہی آئے تھے فرمایا وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ (النحل ع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترجمہ۔ ہم نے ہر اُمت میں رسول بھیجے ہیں۔ جو یہ تعلیم دینے کے لئے آئے کہ ایک اللہ ہی کی عبادت کرو۔ اور بتوں وغیرہ کو ترک کردو۔ یہی وجہ ہے کہ ابتداء دنیا سے توحید پرست اقوام کو ہی غلبہ رہا ہے۔ خدا کی تائید ان کے شامل حال ہوتی ہے۔ مشرک خدا رسیدہ نہیں ہو سکتا۔ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيهِمْ سَبِيلًا ؀

(ششم) اسلام نے انسان کو اشرف المخلوقات قرار دیا ہے۔ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ۔ اور یہ ایک کھلی بات ہے کہ معبود ہمیشہ اعلیٰ ہونا چاہئیے۔ لہٰذا جملہ مخلوقات میں سے کوئی چیز انسان کی معبود نہیں ہو سکتی۔ اس کا معبود صرف اور صرف ایک خدائے خالق ہی ہو سکتا ہے۔ فرمایا:۔

(۱) خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ؀

(۲) وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؀

(۳) وَجَعَلْنَاكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ (یونس ع) ؀

آنحضرت صلعم کا توحید کے لئے عشق و قربانی

آنحضرتؐ کی زندگی کا ہر لمحہ توحید کی اشاعت میں صرف ہوتا تھا۔ اسی حالت اور انہماک کو دیکھ کر مشرکین مکہ کہا کرتے تھے۔ عشق محمدؐ علیٰ ربہ (آنحضرتؐ اپنے رب کے عاشق ہیں)

آپؐ نے شرک کی سرزمین میں علم توحید بلند کیا۔ اور قوم کے لوگوں نے ہر رنگ میں آپؐ کو توحید کی اشاعت سے باز رکھنا چاہا۔ مگر ناکام ہوئے۔ ابو طالب جو حضورؐ کے چچا اور کفیل تھے ان کے ذریعہ سے کہلوایا۔ پھر ایک نمائندہ کو بھیجا اور طمع دلائی۔ کہ ہم آپؐ کو بادشاہ بنا لیتے ہیں۔ سب اموال آپؐ کے سپرد کر دیتے ہیں۔ اور بہترین خوبصورت عورت پیش کرنے کو تیار ہیں۔ مگر حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر تم سورج کو میرے دائیں اور چاند کو بائیں لا کر بھی کھڑا کردو تب بھی میں توحید کے اعلان سے نہیں رُک سکتا۔ چنانچہ دشمنوں نے آپؐ کو ہر رنگ کی اذیتیں پہنچائیں۔ آپؐ کو مع اپنے اہل و عیال کے شعب ابی طالب میں محصور ہونا پڑا۔ اور لمبے عرصہ تک انہی جانگداز مصائب کا مقابلہ کرتے ہوئے توحید کی اشاعت فرمائی۔ اہل طائف کو خدائے واحد کے نام پر دعوت دینے کے لئے وہاں تشریف لے گئے۔ ان لوگوں نے گالیاں دیں۔ پتھر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برسائے گئے۔ لہولہان کر دیئے۔ توحید کی خاطر ہی آپؐ نے اپنے وطن مالوف (مکہ معظمہ) سے ہجرت فرمائی۔ اور غار ثور میں پناہ گزین ہوئے۔ جنگ اُحد میں حضورؐ کے دانت شہید ہو گئے۔ اور حضورؐ غش کھا کر گر پڑے۔ آپؐ کے صحابہؓ کو محض اس لئے کہ "قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ" وہ توحید کے قائل ہو گئے بے دریغ قتل کیا گیا۔ حضرت بلالؓ کو جلتی ریت پر لٹا توحید سے روکا جاتا تھا۔ مگر اس توحید کے عاشق کے منہ سے اَحَدٌ۔ اَحَدٌ (اللہ ایک ہے اللہ ایک ہے) کی آواز آتی تھی۔

غرض خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشاعت توحید کے لئے ہر قسم کی قربانی کی۔ اور آپؐ کے صحابہؓ نے بھی ہر رنگ کی مصیبت اٹھا کر توحید کو پھیلایا۔ جس سے ظاہر ہے کہ خود حضورؐ کو توحید سے کس قدر محبت تھی۔ اور آپؐ نے اپنے متبعین کے قلوب میں توحید کی محبت کو کوٹ کوٹ کر بھر دیا تھا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ؂

حضورؐ کو اللہ تعالیٰ کے نام کے لئے جو غیرت تھی وہ اس واقعہ سے ظاہر ہے جو جنگ اُحد میں پیش آیا۔ مشرکین نے اپنی عارضی فتح کی خوشی میں للکارا۔ کہ کیا محمد (صلعم) ہے؟ آپؐ نے صحابہؓ کو جواب دینے سے روک دیا۔ ایسا ہی ابوبکرؓ۔ عمرؓ کے متعلق بھی جواب نہ دیا۔ لیکن جب مشرکوں نے کہا۔ اُعْلُ ھُبَلْ۔ ہبل (بت کا نام) بلند ہو تب آپؐ نے فرمایا اور حکم دیا کہ بآواز بلند کہو "اَللّٰہُ اَعْلٰی وَاَجَلّ" اللہ ہی بلند اور بزرگ ہے ؂

حضورؐ اور آپؐ کے خدام کی قربانیاں شرف قبولیت پا گئیں۔ اور آپؐ کی آواز کو دنیا میں بے نظیر مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ آپؐ نے نہ صرف عرب کی مُردہ قوم کو زندہ کیا۔ بلکہ شرک کی ظلمت کو روئے زمین سے پاش پاش کر دیا۔ اور آفتاب توحید کے نور سے افریقہ۔ یورپ۔ چین۔ ایران۔ شام اور ہندوستان وغیرہ کی زمین کو منور کر دیا۔ اور انسانوں کو جو پتھروں۔ درختوں اور حیوانات بلکہ خود انسانوں کے آگے سربسجود تھے۔ ان کو خالق حقیقی کے آستانہ پر لا کر جھکا دیا ؎

کرد ثابت بر جہاں عجزِ بتاں ؂ وانمودہ زورِ آں یک قادرے
تا نماند بے خبر از زورِ حق ؂ بُت ستا و بُت پرست و بُت گرے

توحید الٰہی کی اشاعت میں جو کامیابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ آپؐ کی شان - اور آپؐ کی قربانیوں کو ظاہر کرنے کے لئے کافی ہے - کیونکہ اس کی نظیر کسی دوسرے نبی یا بزرگ میں بھی نہیں پائی جاتی ؎

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ

خاکسار

سکرٹری ترقی اسلام قادیان

مُسلمانوں کی کامیابی عشقِ محمدؐ میں مضمر ہے

اللہ تعالیٰ کا مقدس پہلوان محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس نے مسکینوں اور غریبوں کی حفاظت کی اور قیدیوں کو قید سے چھڑایا - آج مسلمانوں کی غفلت اور بے پروائی کیوجہ سے دنیا میں سب سے بڑا مسکین نظر آتا ہے - اور اُسکی ذات ہر قسم کے حملوں کا نشانہ بن رہی ہے - وہ جو مسلمانوں کیلئے اُسوۂ مقرر کیا تھا مسلمان اسکی حالات زندگی سے بھی ناواقف ہیں - اور دشمن اسکی ذات ستودہ صفات پر رکیک سے رکیک حملے کرکے دُنیا کی آنکھوں میں اُسے گھناؤنی شکل میں دکھانا چاہتے ہیں - آپکے اپنی ناواقفیت کی وجہ سے اس ذات کی حقیقت سے ناآشنا ہو رہے ہیں - اور اغیار کے دھوکہ میں پھنس رہے ہیں - اور دشمن اپنے بُغض و کینہ کی وجہ سے نت نئے اعتراض اس مقدس ذات کے خلاف گھڑ رہے ہیں - آہ! آپکے احسانات کو دُنیا فراموش کر چکی ہے - آپؐ کی تقدیس لوگوں کی آنکھوں سے اوجھل ہو گئی ہے اور آپؐ کی قربانیاں ہماری خود غرضیوں کی خاک کے نیچے دب رہی ہیں - دوسری قومیں اپنے رسولوں کی عزت بڑھانے میں مشغول ہیں - اور مسلمان کہلانیوالے جنہیں نبیوں کا سردار نبی عطا ہوا تھا - خود ہی اسکے متعلق سلوک شبہات میں بستہ ہو رہے ہیں اور جو اُسکے عشق کے مدعی ہیں اور اُس کے کمالات پر غور کرنے اور اُن کی اشاعت میں حصہ لینے کی بجائے زلفوں اور چہرہ کی بناوٹ کے بیان میں مشغول ہیں - اور اس کی داد دینے میں مصروف ہیں - دُنیا کی ہدایت کا خیال مفقود ہے - اور نور اسلام کے پھیلانے کا جوش نہایت ہی محدود ہے ان حالات کو دیکھتے ہوئے اس دفعہ پھر میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کر کے فیصلہ کیا ہے کہ سال گذشتہ کی طرح ۲ جون کو ہر شہر اور ہر قصبہ میں ایک جلسہ کیا جائے - جسمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر مذاہب والوں کے بارے میں تعلیم و تعامل اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توحید باری تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے متعلق تعلیم اور زور قرآن کریم اور صحیح اسلامی نقطہ نگاہ سے بیان کیئے جائیں۔ اور غیر مسلم فرقوں سے درخواست کی جائے کہ وہ اس میں حصہ لیں اور اس تحریک کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں ٭

۲- جون کے جلسوں کی غرض

اے بھائیو! ان جلسوں کی یہ غرض ہے کہ ایک تو ہر مقام پر ایسے مُسلم اور غیر مُسلم پیدا ہو جائیں۔ جو رسول کریم صلعم کی زندگی کا گہرا مطالعہ کرنے کے لئے پورے تیار ہوں۔ کیونکہ لیکچر دینے کے لئے انہیں مختلف کتب دیکھنی پڑینگی۔ اور نئے نئے پہلو نکالنے کے لئے خوب غور و تدبّر سے کام لینا پڑیگا۔ دوسرے ان لیکچروں کی وجہ سے لاکھوں مسلمان جو پڑھ نہیں سکتے۔ اس دن چند گھنٹے کے اندر مہینوں کے مطالعہ کے نچوڑ سے واقف ہو جائینگے۔ تیسرے مخالفان اسلام کو جب معلوم ہو جائیگا۔ کہ مسلمان کا بچّہ بچّہ صحیح تاریخ اسلام سے واقف ہو گیا ہے۔ تو وہ سمجھ جائینگے۔ کہ اب آپؐ کے خلاف گالیاں شائع کرنے سے کوئی فائدہ نہیں کیونکہ مسلمان حقیقت سے واقف ہو گئے ہیں۔ اور اب وہ ہمارے دھوکہ میں نہیں آ سکتے۔ چوتھا فائدہ یہ ہوگا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے حالات کی واقفیت کی وجہ سے مسلمانوں کی اقتصادی اور مذہبی حالت درست ہونا شروع ہو گی اور حقیقت اسلام سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرینگے۔ تو مسلمانوں کا موجودہ ادبار دور ہو جائیگا۔ اور تباہی کے ایّام ترقی کے سالوں سے بدل جائینگے۔ اور پانچواں فائدہ یہ ہوگا کہ ان حالات کی موجودگی میں بعض مفسد جو رسول کریم صلعم کے خلاف مضامین لکھ کر ملک کا امن برباد کر رہے ہیں اسکی اصلاح ہو جائیگی اور ہندو مسلم اتحاد جسکے بغیر ملک کی ترقی ناممکن ہے۔ اس راستہ سے ایک بڑی رکاوٹ دور ہو جائیگی ٭

مَیں یقین کرتا ہوں کہ اس مصیبت کے وقت میں جبکہ اسلام چاروں طرف سے دشمنوں کے نرغے میں پھنسا ہُوا ہے اور شامت اعمال کی وجہ سے مُسلمان بھی غفلت اور سُستی میں پڑے ہوئے ہیں اور رسول کریم صلعم کی محبّت صرف لفظی رہ گئی ہے۔ آپؐ کے اُسوہ پر عمل کرنا تو الگ رہا۔ لوگ اس سے واقف بھی نہیں ہیں مسلمان اپنی بے بسی پر غور کرتے ہوئے اپنے آبا و اجداد کی طرح جنہوں نے حنین کے میدان میں رسول کریم صلعم کے عشق کا بے نظیر نمونہ دکھایا تھا۔ اور پھر اسی جوش عشق سے معمور ہو کر شکست کو فتح سے بدل دیا تھا ٭

اسوقت بھی مسلمان اُٹھینگے اور یک زبان ہو کر لبیک یا رسول اللہ لبیک کہتے ہوئے آپؐ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائینگے تب ادبار کے دن کٹ جائینگے اور فتح و نصرت مسلمانوں کے ہم عنان ہو گی۔ اور گرد کے طوفان کی بجائے خدا کی رحمت کے سایہ دار بادل آسمان پر چھا جائینگے۔ اور نور محمدی بجلی بنکر آسمان پر چمکیگا۔ جو دوستوں کیلئے ...... مدد گار ہو گی اور دشمنوں کیلئے بھی ہدایت کا موجب ہوگا۔ اللّٰھم آمین۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ٭ مرزا محمود احمد امام جماعت احمدیہ قادیان۔

یہ رسالہ ہر انگریزی مہینے کی پانچ تاریخ کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب سے شایع ہوتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر ایس کے برمن کی

سخت امراض کی

مجرّب پیٹنٹ دوائیں

تارا
ٹریڈ مارک
رجسٹرڈ

اصل عرق کافور

ہیضہ کی مجرّب دوا ہے

یہ عرق ہیضہ کا جانی دشمن ہے کتنے ہی زور کا ہیضہ ہوگیا ہو قے و دست برابر جاری ہوں۔ اس کے پلاتے ہی بند ہو جائینگے۔ ۷۰ برسوں سے ہیضہ جیسے مہلک مرض پر آزمائش کرنے سے یہ بات مسلمہ طور پر پایہ صداقت کو پہنچ چکی ہے کہ اس عرق سے بڑھکر فائدہ مند دوسری دوا نہیں ہے۔ ہیضہ کے سوا گرمی سے آنیوالے دست۔ درد شکم و بدہضمی میں بھی یہ عرق نہایت فائدہ مند ہے۔ قیمت فی شیشی ۶؍ آنہ محصولڈاک ۶؍ تین شیشی ۱؍ محصولڈاک ۸؍

کف کھانسی کی دوا

(پیتے ہی کھانسی کو دباتی ہے)

کھانسی نئی ہو یا دیرینہ دوا کھاتے ہی فائدہ معلوم ہوتا ہے اگر آپ اس موذی مرض کا علاج کرتے کرتے مایوس ہوگئے ہوں تو ایک بار ہماری کھانسی کی دوا کی آزمائش کیجیے کھانسی تر ہو یا خشک فائدہ شرطیہ ہوگا۔ اور آپ ہمیشہ کے لئے اس سے نجات پاجائینگے

قیمت فی شیشی بڑی ۱؍ محصولڈاک ۱۱؍ فی شیشی (چھوٹی) گیارہ آنہ ۱۱؍ محصولڈاک اٹھ آنہ ۸؍

دادکا مرہم

ڈبی ۴؍   ڈبی ۴؍

(مرہم داد پر لگایا - ہمیشہ کیلئے چھٹکارا پایا)

داد نیا ہو یا پرانا اس کی جڑ سے کھو دینے کا دعویٰ رکھتا ہے

قیمت فی ڈبیہ چار آنہ (۴؍) محصولڈاک ۶؍ (چھ آنہ)

ہوشیار! ہماری کل دواؤں پر "تارا" ٹریڈ مارک دیکھ کر خریدیئے۔

رصیغہ نمبر ۱۱۷) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ :- محمد وارث رحمت علی گورداسپور